محمد دین سائل چشتی قادری کا مشہور زمانہ کلام

کلامِ سائل

یا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مصنف
محمد دین سائل چشتی قادری

چشتی کتب خانہ فیصل آباد - لاہور

محمد دین سائل چشتی قادری کا مشہور زمانہ کلام

کلام سائل

یا مصطفیٰ ﷺ

مصنف

محمد دین سائل چشتی قادری

چشتی کتب خانہ
ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد
سستا ہوٹل دربار مارکیٹ لاہور
0300 7681230 0300 6674752

نام کتاب	کلامِ سائل (یا مصطفیٰ ﷺ)
موضوع	نعت ومنقبت
مصنف	محمد دین سائل قادری چشتی
نظرثانی	صاحبزادہ محمد لطیف ساجد چشتی
پہلی بار	دسمبر 2017ء
کمپوزنگ	چشتی کمپوزرز
طابع	محمد علی چشتی
ہدیہ	160/.

ملنے کے پتے

رابطہ محمد دین سائل قادری چشتی: 0344.7820212

چشتی کتب خانہ

ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد

03006674752.03007621230

نذرِ عقیدت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

علمِ نبوت کے وارث، اُمت کے چراغ، سیدِ مظلوم، امام المتقین، سخاوت کے بحرِ بے کراں، شریف النفس، نور کی قندیل، رحمت وشفقت کے سائبان غریبوں کے ہمدم، فقیروں کے والی، بحرِ کرم، عفوودرگزر کے درخشندہ باب، سائل کی مرادوں سے جھولی بھرنے والے، اپنی نگاہِ کرم سے عقیدت مند کی قسمت سنوارنے والے، قافلہء عشق کے سالار، عبادت کرنے والوں کی زینت اور اوتاد کی شمع حضرت ابوالحسن امام **علی زین العابدین بن حُسین بن علی** ابن ابی طالب علیہم السلام کی خدمتِ اقدس میں نذرانہء عقیدت

گر قبول اُفتد زہے عزّوشرف (آمین ثم آمین)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

غلامِ غلامانِ سیدی حضرت امام زین العابدین علیہ السلام

محمد دین سائل قادری چشتی

فہرست مضامین

تقریظِ سعید

مفکرِ اسلام جناب قبلہ سید محمد سعید الحسن شاہ صاحب مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء
والمرسلین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

نعتِ مصطفٰے کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بیان کرنا، اللہ تبارک وتعالیٰ جل شانہ کی سُنّت ہے حق تو یہ ہے کہ سارے کا سارا قرآنِ کریم نعتِ مصطفٰے کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر مشتمل ہے سورتوں کا مکی ومدنی ہونا بجائے خود عظمتِ امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بیّن دلیل ہے۔ امام بخاری علیہ الرحمۃ الباری نے اپنی صحیح کے جو کتاب التفسیر میں زیر آیت مبارکہ:

ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی .... الیٰ آخرہ ... امام ابو عالیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول نقل فرمایا کہ "صلوٰۃ اللہ ثناءہ علیہ عند الملائکۃ۔ یعنی اللہ کی طرف سے صلوٰۃ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ثنا بیان فرماتا رہتا ہے گویا ہمہ وقت ورفعنا لک ذکرک۔ کا شاندار مظاہرہ ہوتا رہتا ہے اِسی طرح یوم حشر بھی اللہ تبارک وتعالیٰ جل شانہ اپنے محبوب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فرقِ ناز پر تاجِ شفاعت سجا کر اور ساری

مخلوق کو اُن کا محتاج وثنا خواں بنا کر مقام وسیلہ ومقامِ محمود عطا فرمادے گا۔ معلوم تو یوں ہوتا ہے کہ گویا۔

فقط اتنا سبب ہے انعقادِ بزمِ محشر کا
کہ اُن کی شانِ محبوبی دکھائی جانے والی ہے

جنابِ محترم محمد دین نعت شریف نثر میں ہو یا نظم میں بہر حال نعت ہے مگر نعت کہنے میں شدید احتیاط کی ضرورت ہے اگر حدِ ادب میں معمولی سی لغزش ہوئی تو بربادی اعمال کا اندیشہ ہے افسوس صد افسوس کہ آج کل نظم میں نعت کہنے والے کئی شاعر احتیاط نہیں کرتے۔ اور ایسے ایسے اشعار کہہ دیتے ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے محبوبِ مکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے شایانِ شان نہیں ہوتے۔

جنابِ محترم محمد دین سائل صاحب کی زیرِ نظر کتاب کا مطالعہ کیا اور اسے اللہ تعالیٰ کی حمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نعت اور اولیاء اللہ کی منقبت کا حُسین گلدستہ پایا۔ اس کے مطالعہ سے ایمان کو تازگی اور روح کو سکون میسر آتا ہے اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ربِ کریم ان کے علم وعمل اور فیوض برکات میں مزید رحمتیں اور برکتیں عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین) بجاہِ النبی الکریم الامین وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

سید محمد سعید الحسن شاہ

تقریظِ لطیف

جگر گوشہء حضرت علامہ صائم چشتی، اُستاذ الشعراء شاعرِ اہلسنت

صاحبزادہ محمد لطیف ساجد چشتی

سجادہ نشین آستانہ چشتیہ رحمت ٹاؤن فیصل آباد

واصفِ رسول، محبِ صحابہ واہلبیت محترم جناب محمد دین سائل قادری چشتی اُن خوش نصیب شعراء میں سے ہیں جن کو میرے والدِ گرامی مفسرِ قرآن حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا خاص قُرب حاصل رہا۔ محمد دین سائل کی تین کتب یا مصطفےٰ اول تا سوم یا حبیب اللہ اور غمخوار نبی ﷺ شائع ہو چکی ہیں جن کی اصلاح قبلہ والدِ گرامی نے فرمائی اِن کا یہ چوتھا مجموعہء نعت و منقبت شائع ہو رہا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اِن کو صحت وتندرستی عطا فرمائے تا کہ یہ محبوبِ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدح وثناء کرتے رہیں اور اہلِ قلب ونظر کیلئے سامانِ راحت فراہم کرتے رہیں۔

محمد دین سائل قادری چشتی کی نعت کے اکثر مضامین قُرآن وحدیث سے اخذ کئے گئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اِن کی نعتوں میں وہی چاشنی پائی جاتی ہے جو حضرت عبدالرحمٰن جامی، حضرت شیخ سعدی، حضرت احمد رضا بریلوی اور حضرت صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہم کا خاصہ ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سراپا مبارک، آپ کے اُسوۂ حسنہ اور آپ کے خصائص وکمالات کا بیان اِن کی نعتوں میں جا بجا نظر آتا ہے۔ اِن کی نعت اُن جدید نعت گو شاعروں سے یکسر مختلف ہے جو صرف سیرتِ رسول کو پیشِ نظر رکھتے ہیں لیکن سراپائے رسول اور آپ کے خصائص کو پیشِ نظر نہیں رکھتے۔ مَیں اِس کتاب کی اشاعت پر اِن کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دُعا گو ہوں کہ گلستانِ حضرت صائم کا یہ گلِ نو بہار یونہی مہکتا رہے اور عشاق کے قلوب کو معطر کرتا رہے۔ آمین بجاہِ سید المرسلین ﷺ

محمد لطیف ساجد چشتی

اِظہارِ تعریف

بصد اِحترام اُردو کے معتبر نعت گو شاعر مکرمی محمد دین سائل چشتی سعیدی کے لکھے ہوئے نعتیہ کلام کو پڑھنے کی مجھے سعادت حاصل ہوئی۔ مکرمی سعیدی صاحب کا کلام وزن و بحر تخیل خواہ فنی اعتبار سے بہت ہی خوبصورت اور دل میں اُترنے والا کلام ہے۔ میں اس چھوٹی سی تحریر کی صُورت میں جناب محمد دین سائل چشتی سعیدی صاحب کی خدمت میں اِتنا خوبصورت کلام لکھنے پہ تحفتاً ملفوظاتِ تعریف پیش کرتا ہوں۔

ازطرف

قاضی مقصود حیات گل (لاڑکانہ)

''یا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم'' ایک نظر میں

فیصل آباد نعتیہ ادب کے حوالے سے اپنی الگ پہچان رکھتا ہے اسے اس نام اور مقام تک پہنچانے میں جس شخصیت نے اپنی ساری زندگی وقف کر دی وہ عظیم ہستی حضرت علامہ الحاج صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے جنہوں نے حضور کی ثنا خوانی میں شب و روز بسر کیے اور اپنے حلقہء اثر میں ایسے لوگوں کو بھی نعت کہنے کے لیے قائل کیا جو پہلے نعت سے دُور تھے۔

حضرت علامہ الحاج صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شاگردوں کی نعت کہنے میں بھرپور حوصلہ افزائی فرمائی۔ ان کی اصلاح کی اور ان کے کلام کی اشاعت میں ان کی معاونت فرمائی۔

جناب محمد دین سائل بھی آپ کے تلامذہ میں سے ہیں جو خوبصورت نعت کہتے ہیں آپ کی نعتوں پر مشتمل کتاب ''یا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' شائع ہو چکی ہے۔ جناب محمد دین سائل کی شاعری پر نظر ڈالی جائے تو ان کے موضوعات میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے پناہ محبت کا اظہار ملتا ہے، مدینے کی حاضری کی تڑپ دکھائی دیتی ہے اور اپنے دُکھوں کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

مناجات کی صُورت میں خوبصورت اظہار ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت باسعادت سے جو اِنقلاب عالمِ ہستی میں برپا ہوا وہ روزِ روشن کی طرح عیاں ہے، وہ فرماتے ہیں:

جس گھڑی جلوہ فرما ہوئے مصطفیٰ ، ضَوفشاں آمنہ کا نگر ہوگیا
کملی والے محمد کے انوار کو جس نے دیکھا وہ اہلِ نظر ہوگیا
لب پہ سائل کے رہتا ہے نامِ نبی ، یہ عنایت کرم ہے بفیضِ علی
اس کے قلبِ سِیہ کو مِلی روشنی یُوں کرم آپ کا جلوہ گر ہوگیا

نعتیہ ادب میں ''یارسول اللہ'' کی ردیف میں بے شمار نعتیں لکھی گئی ہیں ان نعتوں میں عام طور پر مدینے کی حاضری کا ذکر ملتا ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے خواب میں زیارت کی اِلتجا ملتی ہے اور اپنے کرب کا اظہار مِلتا ہے۔

جناب محمد دین سائل فرماتے ہیں:

عطا کیجئے مجھے اپنی محبت یارسول اللہ
کہ رہ جائے ، مِرا ایماں سلامت یارسول اللہ
تمہارے در سے ملتی ہے شفا سارے زمانے کو
ہُویں سائلؔ پہ بھی چشمِ عنایت یارسول اللہ

ایک نعت میں فرماتے ہیں:

چراغ عشق سینے میں جلادو یارسول اللہ
میرے وِیرانۂ دل کو بسادو یارسول اللہ

میں عاصی پُرخطا سائلؔ تمہارا نام لیوا ہوں
مجھے بھی گنبدِ خضریٰ دِکھا دو یارسول اللہ

جناب محمد دین سائل نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سراپا نگاری کو بھی بڑے قرینے سے اپنی نعت کے موضوع میں سمویا ہے اور اس حوالے سے ان کے استادِ محترم کی خوشبو اور مہک واضح محسوس ہوتی ہے حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

تُو شاہِ خُوباں تُو جانِ جاناں ہے چہرہ اُم الکتاب تیرا
نہ بن سکی ہے نہ بن سکے گا مثال تیری جواب تیرا

جناب محمد دین سائل فرماتے ہیں:

دوجہاں ہیں فِدا ایسے محبوب پر جس کا ثانی خُدا نے بنایا نہیں
جس کا پیکر سراپائے نُورِ خُدا وہ تو بے مثل ہے اُس کا سایا نہیں
چہرہ وَالضُحیٰ زُلفِ وَالّیل کی ذاتِ باری بھی توصیف ہے کر رہی
جس نے دیکھا نہیں جلوہ مصطفیٰ حاصلِ زندگی اُس نے پایا نہیں
ذرّہ ذرّہ ہے جس کی اَدا پر فِدا ذکر جس کا ہمیشہ ہے کرتا خدا
اُنکی یادوں سے کیوں تُو نے سائلؔ بھلا دِل کی بستی کو اب تک بسایا نہیں

''یامصطفیٰ'' میں جناب محمد دین سائل نے کچھ مناقب بھی لکھی ہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی منقبت سے چند اشعار ملاحظہ ہوں۔

خُدا کے گھر میں ہے تیری ولادت یا علی مولا
نہیں پائی کسی نے یہ سعادت یا علی مولا

فضائے کعبۃ اللہ نے لیا آغوش میں تُم کو
یہ کیسی ہے ترے پیکر کی عظمت یا علی مولا

سخی حسنین کا صدقہ کرم سائلؔ پہ فرمانا
مودّت کی مِلے اِس کو بھی دولت یا علی مولا

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی منقبت کے اشعار ملاحظہ ہوں:

پیاء ھندُ الولی خواجہ مِری جھولی کو بھر دینا
کرم کی بارشیں ادنیٰ غُلاموں پر بھی کر دینا

یہ آنکھیں آپ کے ہیں فیض کی سائلؔ مِرے خواجہ
اِنہیں خاکِ قدم کا سرمہء نُورِ بَصر دینا

جناب محمد دین سائل کی نعتیہ شاعری محبتِ رسول، مودّتِ رسول میں ڈوبی ہوئی ہے اور انہوں نے اپنی شاعری میں مترنّم بحروں کا استعمال کیا ہے جس سے ابلاغ میں آسانی ہوگی۔ خُدا انہیں اس کوشش کا اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین

محمد عثمان پھلروان

انچارج صائم چشتی ریسرچ سنٹر فیصل آباد
22-09-2011

دُعا

بطرز! بے خود کیے دیتے ہیں انداز حجابانہ

یا رب تُو عطا کردے اَب ذوقِ فقیرانہ
وَحدت کی شناسائی کردے مجھے دِیوانہ

میری بھی صدا سُن لے اِک شانِ جمالی سے
نظروں میں سما کر تُو اِس دل میں اُتر جانا

اَے ربِ جہاں مجھ کو وہ نغمہء ہُو دے دے
اُلفت کی فضا مہکے ، آباد ہو وِیرانہ

اَے ربِّ جہاں مَولا اب خاص عنایت سے
اِک شوقِ وفا دے دے اِک پیار کا پیمانہ

محبوب کے صدقے میں وہ نُور عطا کر دے
توحید کی شمع کا بن جاؤں مَیں پروانہ

یا رب تُو بچا لینا اخلاقِ رذیلہ سے
ہے خاک نشیں سائلؔ کی عرض فقیرانہ

اِلتجاء

بطرز! خدا کے فضل سے ہم پر ہے سایہ غوثِ اعظم کا

ثناء کے واسطے یارَب مجھے شیریں زبانی دے
محبّت کی فضاؤں میں حیاتِ جاودانی دے

خداوندا! محمد مصطفیٰ کی شان کا صدقہ
تُو رحمت کا مِرے اَفکار کی دَھرتی کو پانی دے

تِری شانِ کریمی کا کروں مَیں تذکرہ ہَر دم
مجھے حُسنِ اَدب اور شکر کی نعمت سُہانی دے

اِلٰہ العالمیں مَیں بھی سعادت مند ہوجاؤں
اگر مُجھ جیسے عاصی کو شعورِ نعت خوانی دے

فضائے حُبِّ احمد میں مِرے ایماں کو تازہ رکھ
مجھے تُو رفتہ رفتہ پیار کے رازِ نہانی دے

ترے سائلؔ کی نظروں میں یہ دُنیا ہیچ ہوجائے
مِرے مَولا مِرے اَشکوں کو اندازِ روانی دے

نعت شریف

بطرز: یہ میری زندگی تیرا کرم ہے یارسول اللہ

چراغِ عشق سینے میں جلا دو یارسُول اللہ
مِرے وِیرانہء دل کو بسا دو یارسُول اللہ

کرم کی اِک نظر کے واسطے بیتاب رہتا ہوں
مِری اُمید کا دامن سجا دو یارسُول اللہ

کریں میری مسیحائی علی کے نام کا صدقہ
پڑا ہُوں آپ کے دَر پر شفا دو یارسُول اللہ

جُھکی ہے آپ کے دَر پر عقیدت کی جبیں میری
کرم کر دو مِری بگڑی بنا دو یارسُول اللہ

شفیعُ المذنبیں شاہِ زمانہ کعبہء ایماں
ہمیں بھی اپنی قُربت کی فضا دو یارسُول اللہ

یہی ہے آرزو میری یہی ذوقِ تمنّا ہے
کہ خوابوں میں کبھی جلوہ دِکھا دو یارسُول اللہ

مَیں عاصی پُرخطا سائلؔ تمہارا نام لیوا ہوں
مجھے بھی گنبدِ خضریٰ دکھا دو یارسُول اللہ

نعت شریف

بطرز: اب تنگیِ داماں پہ نہ جا

حُبدارِ نبی پیاس بُجھا اور بھی کچھ مانگ
محدود نہیں بحرِ عطا اور بھی کچھ مانگ

خالق نے دیا اُن کو شفاعت کا حسیں تاج
لے شافعِ محشر کی پناہ اور بھی کچھ مانگ

اللہ نے اُنہیں قاسمِ نعمت ہے بنایا
کوثر کا بھی لے جام اُٹھا اور بھی کچھ مانگ

ہے سوز کا اظہار ترا اَشک بہانا
اُن پہ ہے ترا حال کُھلا اور بھی کچھ مانگ

سائلؔ کو ہمیشہ ہی عطا کرتے ہیں آقا
ہے اُن کی یہ ہر وقت رضا اور بھی کچھ مانگ

احوال ترے اُن پہ عیاں خُوب ہیں لیکن
کچھ تُو بھی اُنہیں حال سُنا اور بھی کچھ مانگ

سائلؔ ہے تو اُس در کی طرف ہو جا روانہ
کہتا ہے جہاں آقا میرا اور بھی کچھ مانگ

نعت شریف

بطرز: بن کر فقیر جاؤ سرکار کی گلی میں

لجپال میرے آقا دِلکش مجھے فضا دو
اُجڑا دِیار میرا جنّت نُما بنا دو

لُطف و کرم کے بادل طیبہ سے بھیج دینا
یُوں تِشنہ لَب کو لِلّٰہ آبِ کرم پِلا دو

بھٹکا ہُوا ہُوں راہی منزل کی بھی طلب ہے
دونوں جہاں کے رہبر رستہ مجھے دکھا دو

ظُلمت کی وادیوں میں بے چَین زندگی ہے
اَے غمگسارِ عالم شمعِ وفا جلا دو

اَے رحمتِ دوعالم تُجھ پر دُرود لاکھوں
سائلؔ کو بندہ پَرور نغمہء دِلکُشا دو

اِستغاثہ درِ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

بطرز: عرش کی عقل دنگ ہے

سوزِ جگر بھی دیجیے آہِ رسا بھی دیجیے
اپنے کرم سے یا نبی دل کی ضیاء بھی دیجیے

مانا کہ ہوں میں پُرخطا لیکن گدا ہوں آپ کا
آنکھیں ہیں میری مُنتظر جلوہ دِکھا بھی دیجیے

اَے تاجدارِ دوجہاں حُسنِ سُخن بھی ہو عطا
اہلِ سُخن کے شہر کی دلکش فضا بھی دیجیے

جانِ جہاں اے نُورِ مَن سارے جہاں کے دردمند
در پہ پڑا ہوں آپ کے بگڑی بنا بھی دیجیے

شاعر ہوں آقا آپ کا مُجھ پہ نگاہِ لُطف ہو
سوزِ سُخن کی چاشنی حُسنِ عطا بھی دیجیے

دامن بچھائے یا نبی ہم ہیں کرم کے مُنتظر
اپنی زکوٰۃِ حُسن سے دامن سجا بھی دیجیے

شاہِ زمن حبیبِ حق اپنی نگاہِ فیض سے
جامِ وفا بھی ہو عطا سوزِ صدا بھی دیجیے

پیاسا ہے کتنی دیر سے سائلؔ تُمہارا بے نَوا
لُطف و کرم کا جام اب اِس کو پلا بھی دیجیے

نعت شریف

بطرز: نوری محفل پہ چادر تنی نور کی

دو جہاں ہیں فِدا ایسے محبوب پر جس کا ثانی خُدا نے بنایا نہیں
جس کا پیکر سراپائے نُورِ خُدا وہ تو بے مثل ہے اُس کا سایا نہیں

چہرہٗ والضحیٰ زُلفِ وَالَّیل کی ذاتِ باری بھی توصیف ہے کر رہی
جس نے دیکھا نہیں جلوہٗ مصطفیٰ حاصلِ زندگی اُس نے پایا نہیں

چار سُو نُور کی آج برسات ہے رحمتوں برکتوں کی یہ سوغات ہے
دامنِ دِل کو تَر کر لو کہنا نہ پھر گنجِ رحمت خدا نے لُٹایا نہیں

کیف و مَستی سے ہر ذرّہ مخمور ہے نُورِ احمد کی کرنوں سے معمور ہے
ہے کہاں بزمِ امکاں میں ایسا مکاں اُن کے جلووں سے جو جگمگایا نہیں

یوں تو لاکھوں خدا نے بنائے حسیں میرے ماہِ مبیں جیسا کوئی نہیں
جس طرح وہ سمائے ہیں دل میں مرے اس طرح کوئی دل میں سمایا نہیں

ذرّہ ذرّہ ہے جس کی اَدا پر فِدا ذکر جس کا ہمیشہ ہے کرتا خدا
اُنکی یادوں سے کیوں تُو نے سائلؔ بھلا دِل کی بستی کو اب تک بسایا نہیں

نعت شریف

بطرز: نُورِ اَزلی چمکیا غائب ہنیرا ہوگیا

ہجر کے مارے ہیں آئے آپ کے در پر حضور
خُوں کے آنسو ہے بہاتی اِن کی چشمِ تر حضور

آپ کی نظرِ عنایت کے ہیں سائل بے نوا
آپ کے در سے یہ لُوٹیں جھولیاں بھر بھر حضور

دل تڑپتا ہے ہمیشہ آپ کے دیدار کو
اَب تو آنسو بہہ رہے ہیں آنکھ سے اکثر حضور

اُس کو ملتی ہے بشارت جنّتِ فِردوس کی
دیکھ لے جو آپ کا بس چہرہٗ اَنور حضور

یا نبی سائلؔ کی جھولی نُور سے بھر دیجئیو
بزمِ عالم میں خُدا کے آپ ہیں دلبر حضور

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

بطرز: فاصلوں کو تکلف ہے ہم سے اگر

عاشقو، صادقو، عابدو، زاہدو ہو مبارک تُمھیں جشنِ میلاد کی
آمدِ مصطفیٰ پر چراغاں کرو ہو مبارک تُمھیں جشنِ میلاد کی

فَیض کی حسرتوں کو سجالو ذرا اُن کی راہوں میں آنکھیں بچھادو ذرا
عاصیو، عاجزو اے میرے دوستو ہو مبارک تُمھیں جشنِ میلاد کی

اُنکے دامن سے ہم تو لپٹ جائیں گے اُنکی نظروں کے آگے سمٹ جائیں گے
اُن کی آمد کے تُم منتظر اب رہو ہو مبارک تُمھیں جشنِ میلاد کی

آج نُورِ نبی کی ضیاء دیکھ لو سارے عالَم کو جنّت نُما دیکھ لو
آج پردوں میں تھا جو چُھپا دیکھ لو ہو مبارک تُمھیں جشنِ میلاد کی

ریگزاروں کے ذرّے چمکنے لگے خاکساروں کے دل بھی دَمکنے لگے
تم بھی سائلؔ گدا اُن کے دَر کے بنو ہو مبارک تُمھیں جشنِ میلاد کی

نعت شریف

بطرز: ماڑیاں نُوں سینے لایا مہربانی سوہنیا

آپ کی نظرِ کرم سے دِل کو تُو چمکا تو لے
حُسن کی سرکار سے جو مانگتا ہے پا تو لے

لامکاں والے کا بھی تجھ کو پتہ مل جائے گا
پہلے تُو محبوب کے جلووں سے دِل تڑپا تو لے

عِشق کے جذبات کو سینے میں رہنے دے ذرا
اِلتجائے شوق سے دامن کو تُو سُلجھا تو لے

نُور اَفشاں گیسوؤں کی گر لہک ہے دیکھنی
خاکساری کی فضا سے تُو انہیں لہرا تو لے

بِالیقیں تشریف لائیں گے ترے دل میں حضور
دل کی مَسند کو تُو سائلؔ پیار سے مہکا تو لے

نعت شریف

بطرز: کرم کے آشیانے کی کیا بات ہے

یاحبیبِ خدا ہم خطاکار ہیں کالی کملی میں ہم کو چھپا لیجئے
آپ کے ماسوا ہے ٹھکانہ کہاں ہم کو اپنا خُدارا بنا لیجئے

داستانِ خطا کے ہیں عنوان ہم لے کے آئے ہیں بخشش کے ارمان ہم
خالقِ دوجہاں سے اَے پیارے نبی ہم گنہگاروں کو بخشوا لیجئے

ہو نگاہِ کرم یانبی یانبی سب کی بگڑی بنا دو بنامِ علی
شوقِ دیدار نے جن کو تڑپا دیا اُن کو قدموں میں آقا بُلا لیجئے

شوکتِ دین ہم کو عطا ہو شہا، خوابِ غفلت سے لِلّٰہ جگا دو شہا
ظلمِ اَغیار کی ہے گھٹا چھا رہی ہم کو ذلت سے آقا بچا لیجئے

ہم ہیں سائلؔ ترے اَے شہِ دوجہاں ہم پریشان ہیں اپنے انجام سے
ٹال کر ہم سے ہر اِک مصیبت شہا سائلوں سے سلام وفا لیجئے

نعت شریف

بطرز: خُدا فرمایا محبوبا زمانے سارے تیرے نے

ضیائے مصطفٰے سے ہے ستاروں کی یہ تابانی
غُلامانِ محمد کی زمانے پر ہے سُلطانی

ہو کوئی سُہروردی ، نقشبندی ، قادری ، چشتی
شہِ کونین دیتے ہیں سبھی کو فیضِ رُوحانی

نبی کی محفلِ میلاد میں آکر ذرا دیکھو
کرم کی بارشیں ہیں خاص ہے رب کی مہربانی

مُجھے کوثر کا بھی اِک جام دے دیں یارسول اللہ
بنامِ غوثِ اعظم صدقہء محبوبِ سُبحانی

درِ محبوب پر سائلؔ ملائک سَر جُھکاتے ہیں
شہنشاہِ دوعالم کا اَدب ہے نُورِ ایمانی

نعت شریف

بطرز: محمد کے غلاموں کا کفن مَیلا نہیں ہوتا

شہنشاہِ مدینہ کی مِلی ہے جن کو دربانی
جچے اِن کی نگاہوں میں کہاں پھر تاجِ سُلطانی

وہی نامِ محمد کو نگاہوں میں سجاتے ہیں
ہو جن کے دل کے آنگن میں محبّت کی فراوانی

خدا کو ڈھونڈنے والو رُخِ سرکار تو دیکھو
ہے پنہاں آپ کے جلووں میں وَاللہ ذاتِ سُبحانی

فروزاں نُور کی شمعؔ زمیں سے لامکاں تک تھی
سرِ عرشِ بریں خالق نے کی جب اُن کی مہمانی

خطائیں معاف ہوتی ہیں درِ محبوب پر سائلؔ
اِسی کو فیض کہتے ہیں یہی ہے فضلِ ربّانی

نعت شریف

بطرز: خسروی اچھی لگی نہ سروری اچھی لگی

تاجدارِ انبیاء سے وہ مُرادیں پا گئے
آپ کے دربار سے جو بھیک لینے آ گئے

آستانِ مصطفٰے پر نُور کی برسات ہے
عاشقوں سے پُوچھ لو جو نُورِ حق کو پا گئے

چل پڑی بادِ بہاری آمدِ محبوب پر
دے رہے مہکار ہیں جو پُھول تھے مُرجھا گئے

دوجہاں کی وُسعتوں میں ہے تصرّف آپ کا
انبیاء و اولیاء سب راز یہ بتلا گئے

لامکاں پہ منتظر اُن کی ہے خود ذاتِ خُدا
ابرِ رحمت جن کے سائلؔ دوجہاں پر چھا گئے

نعت شریف

بطرز: تیرے سوہنے مدینے توں قربان میں۔ میرے رشکِ قمر تُو نے پہلی نظر،

یا نبی دل کی آنکھوں سے پردہ اُٹھے جلوۂ حق نما کو عیاں دیکھ لُوں
میرے دل کی تمنّا ہے یا مصطفیٰ تیرے رَوضے کا نُوری سماں دیکھ لُوں

آپ کا جلوہ ہَر شے میں مستور ہے خاکِ طیبہ کا ہر ذرّہ پُرنُور ہے
عرشِ اعظم بھی جس سمت ہے جُھک رہا وہ نرالا ترا آستاں دیکھ لُوں

آپ کے در پہ سر کو جُھکا دوں گا مَیں نُوری جالی سے آنکھیں لگا دوں گا میں
اِن خطا کار نظروں سے پیارے نبی نُوری جلووں کا روشن جہاں دیکھ لُوں

حسرتِ وصل کی آپ معراج ہیں پُر خطاؤں کی بس آپ ہی لاج ہیں
آپ کا بحرِ لُطف و کرم یا نبی اپنی تِشنہ نظر سے رَواں دیکھ لُوں

میرے آقا یہ سائلؔ کی تحریر ہے آپ کے ہاتھ میں میری تقدیر ہے
نام لکھ لیں مِرا بھی غلاموں میں اب شانِ موجِ کرم جانِ جاں دیکھ لُون

نعت شریف

بطرز: صلی علیٰ نبینا صلی علیٰ محمد

کون و مکاں ہیں وَجد میں ایسا حَسیں کلام ہے
شمعِ وفا ہے جَل اُٹھی ایسا ترا پیام ہے

شوقِ ثنا سے جھوم کر میری زُباں نے یوں کہا
ہر اِک نبی رسول کا میرا نبی اِمام ہے

رَبِّ علیٰ ہے بھیجتا اُن پر دُرود ہر گھڑی
چرچا ہے ان کا سُو بہ سُو گوشۂ دل مقام ہے

شاہِ اُمم کے فیض سے دِل کا چمن ہے کِھل اُٹھا
میری سحر ہے جانفزا میری حَسین شام ہے

اُن کی ضیائے حُسن پر ماہ و نجوم ہیں فِدا
جِن کا لَقب ہے مصطفیٰ جِن کی یہ دُھوم دھام ہے

دونوں جہاں کی مِل گئیں اُس کو تمام نعمتیں
جو بھی مِرے حضور کا دل سے بنا غُلام ہے

راہِ گذر میں آپ کی مجھ کو بتا صبا
گُل بن کے میرا ذوقِ دل کیسے بکھر گیا

جس نے بھی دی حضور کے دربار پر صدا
سائلؔ وہ لے کے نُور کے لعل و گُہر گیا

نعت شریف

بطرز: صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نُور کا

یا محمد کیجئے کچھ ہم فقیروں پہ کرم
ٹھوکریں کھاتے چلے آئے تمہارے دَر پہ ہم

آپ کی زُلفوں کا قیدی ہم کو مل جاتا تو پھر
دل جگر قُربان کرتے چُومتے اُس کے قدم

عِشق کی قندیل دِل میں کیجئے روشن حضور
بیکسوں کا دوجہاں میں آپ رکھتے ہیں بھرم

یانبی مسرور کردیں اپنے جلووں سے ہمیں
بے نوا دَر پر کھڑے ہیں آپ کے شاہِ اُمم

یاحبیب اللہ عطا سائلؔ کو ہو رنگیں نوا
ہے یہی فریاد اِس کی اَے نبیٔ محترم

نعت شریف

بطرز: مومنو خوشیاں مناؤ کملی والا آگیا

حُسنِ قُدرت کا جہاں ہے آستانِ مصطفٰے
دونوں عالم میں عیاں ہے آستانِ مصطفٰے

حُسنِ احمد پہ ہے شیدا کائناتِ ذُوالجلال
عاشقوں کی جانِ جاں ہے آستانِ مصطفٰے

مُضطرب ہے وُسعتِ افلاک جس کی دِید کو
دِلکُشا و ضَوفِشاں ہے آستانِ مصطفٰے

کاروانِ عشق کی اَب تِشنگی کیوں نہ بُجھے
بحرِ رحمت بیکراں ہے آستانِ مصطفٰے

ضوفِشاں سائلؔ مدینے میں محمد کا ہے نُور
رشکِ فِردوس و جِناں ہے آستانِ مصطفٰے

نعت شریف

بطرز: صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا

جب لیا نامِ محمد ہم ثناخواں ہوگئے
یُوں تڑپ کے دل کے اَرماں ان پہ قُرباں ہوگئے

آپ کے در سے مِلی خیرات ہم کو عشق کی
کیا بتائیں کِس قدر ہم اہلِ وِجداں ہوگئے

دوجہاں کی چاندنی ہے آپ کا نُور و ظہور
منزلوں کے راستے ہم پر درخشاں ہوگئے

آگئے جو بھیک لینے آپ کے دربار پر
باادب ہوکر زمانے کے وہ سُلطاں ہوگئے

آپ کی اُلفت کا ناطہ مِل گیا سائلؔ جنہیں
چاند تارے کہکشاں بن کر فروزاں ہوگئے

نعت شریف

اُردو ترجمہ قصیدہ بردہ کی طرز پر

ذاتِ باری ہے ثناخواں سیّدِ ابرار کی
کالی کملی والے آقا احمدِ مختار کی

عرشِ اعظم کو مِلی ہے جس کے جلووں کی ضیاء
میرے دل میں بھی تمنّا اُس کے ہے دیدار کی

کملی والے کی محبّت ہے وسیلہء نجات
یا خُدا کردے عطا اُلفت شہِ ابرار کی

پڑ گئی جس پر مِرے محبوب کی پیاری نظر
چھاگئیں اُس پر گھٹائیں رحمت و انوار کی

اَب تجھے کیا غم ہے سائلؔ اب تجھے کیوں خوف ہے
ذاتِ حق تک ہے رسائی جب ترے غمخوار کی

نعت شریف

بطرز: زمانے تے کوئی وی آیا نہ مُندا

جہاں ذکرِ شاہِ اُمم دیکھتے ہیں
سراپا اَدب چشمِ نم دیکھتے ہیں

غُلامانِ احمد نگاہیں اُٹھا کر
عباراتِ لَوح و قلم دیکھتے ہیں

نہیں دیکھتے بادشاہوں کی جانب
جو آقا کا لُطف و کرم دیکھتے ہیں

خُدا کی خُدائی میں اہلِ بصیرت
بلندی پہ اُن کا عَلَم دیکھتے ہیں

وہیں اہلِ دل ، دِل نچھاور ہیں کرتے
جہاں اُن کا نقشِ قدم دیکھتے ہیں

مدینے کی بستی کا عالم نہ پُوچھو
جہاں سب کرم ہی کرم دیکھتے ہیں

دُنیا ہی میں جنّت کی فضا تُجھ کو مِلے گی
سرکار کے دربار پہ آ غیر کا در چھوڑ

سائلؔ جو تُجھے حُسنِ سُخن کی ہے تمنّا
پڑھ صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ غیر کا در چھوڑ

نعت شریف

بطرز: تِرا کھاواں میں تیرے گیت گاواں یارسول اللہ

سوالی ہے تمہارا سب زمانہ یارسول اللہ
تمہارا دَر عطاؤں کا خزانہ یارسول اللہ

پھرا ہُوں مارا مارا دربدر سارے زمانے میں
نہیں تیرے سِوا کوئی ٹھکانہ یارسول اللہ

قیامت کو پریشاں حال مُجرم یُوں پُکاریں گے
ہمیں نارِ جہنّم سے بچانا یارسول اللہ

کہاں اُس کی نگاہوں میں جچے دُنیا کی سُلطانی
مِلے جس کو تمہارا آستانہ یارسول اللہ

فقیرانہ صدا سُن لیں خُدارا اَپنے سائلؔ کی
محبّت کا اِسے ساغر پِلانا یارسول اللہ

نعت شریف

بطرز: چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے

ہے جنّت سے بڑھ کر فضائے مدینہ
ہے جانِ بہاراں صبائے مدینہ

تصور مدینے میں کب موت کا ہے
حیات آفریں ہے ہوائے مدینہ

وظیفہ ہے یہ عاشقوں کا ہمیشہ
کریں جان و دِل سب فِدائے مدینہ

میری حسرتوں کا ہے دامن شگفتہ
ہے دامن میں میرے عطائے مدینہ

یہ کون و مکاں اور فلک چاند تارے
درخشاں ہوئے ہیں برائے مدینہ

ہے جس نے بھی دیکھا دیارِ محمد
نواؤں میں اس کی ہے ! ہائے مدینہ

خطاکار مُجرم ہے سب ڈھانپ لیتی
بڑی مہرباں ہے قبائے مدینہ

زمانے کے شاہوں کا آقا بنا وہ
بنا صدق سے جو گدائے مدینہ

یہی آرزو ہے ہمیشہ سے سائلؔ
خُدا ہم سبھی کو دِکھائے مدینہ

نعت شریف

بطرز: میں مُرید ہاں علی دا میرا پیشوا علی اے

جس دل میں کملی والے تیری یاد بس گئی ہے
ہوا ہے وہ دل منوّر مِلی اُس کو روشنی ہے

ترے آستاں کے ذرّے ہیں مثالِ ماہِ تاباں
ترے جلوۂ کرم سے مِلی اِن کو دِلکشی ہے

مجھے اَپنا اَب بنا لے مجھے دَر سے نہ اُٹھانا
ترا نام لے رہا ہوں میرے لب پہ یانبی ہے

ترے نُور میں چھپی ہے بے مثال ذاتِ والا
تری دید کی تمنّا ہی کمالِ بندگی ہے

تیرے نُور کی ضیاء سے ہیں ستارے چاند روشن
مَیں ہوں تیرے در کا سائلؔ ترا در بڑا سخی ہے

نعت شریف

بطرز: خدا فرمایا محبوبا زمانے سارے تیرے نے

حبیبِ کِبریا کا فیض بٹتا ہے زمانے میں
ملائک ناز کرتے ہیں دَرِ اَقدس پہ آنے میں

مِری بیتابیٔ دل کا سہارا یاد ہے اُن کی
اُنہیں کا عشق ہے پنہاں مِرے غمگیں فسانے میں

رُخِ انور دِکھا دینا خُدارا یارسول اللہ
نہیں کچھ آپ کو مشکل مِری بگڑی بنانے میں

مجھے سوز و گدازِ عشق کی خیرات مِل جائے
کبھی لذّت خُوشی میں ہو کبھی آنسو بہانے میں

زمانہ جھولیاں بھرتا ہے اپنی رات دن سائلؔ
مگر کچھ بھی نہیں آتی کمی اُن کے خزانے میں

نعت شریف

بطرز: طیبہ کی ہے یاد آئی اب اشک بہانے دو

غمخوار مِرے آقا اُلفت کی ضیاء دینا
اِس اَدنیٰ سوالی کی قسمت کو جگا دینا

مدّت سے تمنّا ہے دربار پہ آنے کی
اب گنبدِ خضریٰ کا جلوہ تو دِکھا دینا

دِلگیر فضاؤں کی بے چین دُعائیں ہیں
اُجڑے ہوئے گلشن کو دامن کی ہوا دینا

حسنین کے صدقہ میں یاشاہِ اُمم اَب تو
اِسرارِ محبت کے آداب سکھا دینا

اِن پاک نگاہوں میں جو نُور تجلّی ہے
اُس نُور کے جلووں کا دِیدار کرا دینا

قدموں میں بُلا لینا یہ عرض ہے سائلؔ کی
سینے سے لگا لینا فیضانِ بقا دینا

نعت شریف

بطرز: سب سے اولیٰ واعلیٰ ہمارا نبی

دَردِ ہجراں کے دَرماں نبی مصطفیٰ ﷺ
دونوں عالم کے اَرماں نبی مصطفیٰ ﷺ

اُن کی شانِ معظم کی کیا بات ہے
جو خُدا کے ہیں مہماں نبی مصطفیٰ ﷺ

ہیں خدا کی رضا سیّد الانبیاء
نُورِ شمعِ شبستاں نبی مصطفیٰ ﷺ

جن کی خاطر سجا عالمِ رنگ و بُو
وہ ہیں جانِ بہاراں نبی مصطفیٰ ﷺ

بزمِ کونین سائلؔ ہے اُن سے سجی
رَونقِ بزمِ اِمکاں نبی مصطفیٰ ﷺ

نعت شریف

بطرز: دیوانے جو وی منگدے نے شہِ ابرار دیندے نے

میری تاریک راتوں کی نہ جانے کب سحر ہوگی
مِرے آقا مِرے مولا کرم کی کب نظر ہوگی

مِری حسرت کے دامن میں ہے اُمیدوں کی بیتابی
کبھی ویرانۂ دل میں تمہاری رہگذر ہوگی

رُخِ انور کی رعنائی پہ جنّت ناز کرتی ہے
تمہاری یاد بھی آقا کسی کا دل جگر ہوگی

نگاہِ حُسن کے جلوے مِری دُنیا کو تڑپا دیں
تو پھر یہ زندگی میری سُہانا سا سفر ہوگی

مجھے بادِ صبا کہنے لگی کچھ غم زدہ ہو کر
نہ جانے بات تیری کس گھڑی میں معتبر ہوگی

ہے سائلؔ کی یہ دیرینہ فقیرانہ صدا آقا
میری بستی میں آجائیں تو یہ رشکِ قمر ہوگی

نعت شریف

بطرز: گذر ہو جائے میرا بھی اگر طیبہ کی گلیوں میں

خُدا کے فضل سے ہم کو مِلا بابِ عطا تیرا
زمانے میں ہُوا چرچا ہے محبوبِ خُدا تیرا

ہدایت کے ستارے ہیں مِری سرکار کے عاشق
مِرے آقا مِرے مَولا یہ ہے فیضِ رَسا تیرا

تُمہیں ہو رحمتِ عالم تمہیں ہو شافعِ محشر
منوّر ہے وہ دل ہو نام جس دل پہ لکھا تیرا

خُدا کا قُرب مِلتا ہے ترے در کی غُلامی سے
کہاں دوزخ میں جائے گا غُلامِ باوفا تیرا

یہ ہے ایمان سائلؔ کا کہ اُس کی مغفرت ہوگی
کِیا جس نے عقیدت سے وظیفہ دِلربا تیرا

نعت شریف

بطرز: اب تنگیٔ داماں پہ نہ جا اور بھی کچھ مانگ

ہے شکرِ خُدا تم پہ پڑی اُن کی نظر خُوب
پُرکیف تِری شام ہے مسرورِ سحر خُوب

بے حد ہے کرم تُجھ پہ بھی محبوبِ خُدا کا
اب تیرا بھی رحمت سے سجاتے ہیں وہ گھر خُوب

کہتا ہُوں مَیں جب نعتِ نبی شوق سے واللہ !
ہوجاتے ہیں پُرنُور مِرے قلب و جگر خُوب

بخشش کی طلب ہے تو مدینے میں چلا جا
ہے سب کی شفاعت کے لیے اُن کا ہی در خُوب

خیرات عطا ہوتی ہے جب حُسنِ نبی کی
پھر دل کے فلک کا بھی چمکتا ہے قمر خُوب

سائلؔ کو رہِ یار کے ذرّات مِلے ہیں
ہے تیرے زر و مال سے یہ ذرّوں کا زر خُوب

یا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حصہ دوم

حمد باری تعالیٰ

بطرز: تیری جالیوں کے نیچے تری رحمتوں کے سائے

کرتا ہے دل کو زندہ حُسنِ خیال تیرا
وجہِ قرارِ جاں ہے فیضِ نوال تیرا

کہسارِ سرکشی کو ہر جبلِ شیطنت کو
کرتا ہے ریزہ ریزہ جاہ و جلال تیرا

ہر سُو ترا اُجالا ہر دل ترا فِدائی
ہر شے میں ضوفِشاں ہے حُسنِ کمال تیرا

عرشِ بریں بھی تیرا خُلدِ بریں بھی تیرا
مہر و نجوم تیرے دلکش ہلال تیرا

ہر دشتِ آرزو کو رشکِ جناں ہے کرتا
پروردگارِ عالم حُسن و جمال تیرا

کون و مکاں کے مالک ارض و سما کے خالق
شرق و جنوب تیرے مغرب شمال تیرا

اے حُسنِ عالم آرا سائلؔ کے دل کی دھڑکن
بنتا ہے لحہ لحہ حُسنِ خیال تیرا

حمد باری تعالیٰ

بطرز: میں لجپالاں دے لڑ لگیاں میرے توں غم پرے رہندے

بیاں میں آ نہیں سکتی ترے جلووں کی زیبائی
ترے انوار کا ہے سب جہاں یارب تمنائی

عبادت کے فقط لائق تری ذاتِ مقدّس ہے
سِوا تیرے نہیں زیبا کسی کو شانِ یکتائی

مِرا دل چُھپ گیا مولا تری رحمت کے جلووں میں
تری قُربت کے لمحوں کی عجب ہے شانِ رعنائی

تری شانِ کریمی پر دوعالم ناز کرتے ہیں
تری آغوشِ رحمت میں گُنہ گاروں کی بَن آئی

کوئی اُس سا زمانے میں شگفتہ دل کہاں ہوگا
کہ جس کے دل کے آنگن میں ہے تیری جلوہ آرائی

ترے لُطف و کرم کی ہے طلب مخلوق ساری کو
ترے حُسنِ منوّر کا ہر اِک ذرّہ ہے شیدائی

مِرے دامن میں عصیاں کے سِوا کچھ بھی نہیں مَولا
کرم کرنا خداوندا نہ ہو سائلؔ کی رُسوائی

حمد باری تعالیٰ

بطرز: صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا

پاک ہے اللہ ، مِرے دل کا وظیفہ ہوگیا
خالقِ ارض و سما یوں کرم فرما ہوگیا

لائقِ حمد و ثنا ہے وہ مِرا پروردگار
جو مرے غنچہء دل کی ہر تمنّا ہوگیا

پُھول کلیاں وَجد میں ہیں رقص کرتی ہے فضا
غمزدہ پُھولوں کا گلشن پھر شگفتہ ہوگیا

مِل گیا دل کو سکوں اور آگیا جاں کو قرار
جب سے مَیں ذاتِ خُدا کا نام لیوا ہوگیا

نامِ باری لیتے لیتے بات میری بن گئی
میری بھی تاریک راتوں میں سویرا ہوگیا

دِل کی آنکھوں سے تُو سائلؔ دیکھ لے اُس کا جمال
جس کے جلوؤں سے دوعالم میں اُجالا ہوگیا

نعت شریف

بطرز: کملی والے میں قُرباں تیری شان پر

جس گھڑی جلوہ فرما ہوئے مصطفیٰ ، ضَوفِشاں آمنہ کا نگر ہوگیا
کملی والے محمد کے انوار کو جس نے دیکھا وہ اہلِ نظر ہوگیا

دیکھ کر جلوہَ احمدِ مجتبیٰ ، حُسن کی ہر اَدا ہوگئی تھی فِدا
میرے آقا تھے جس گھر میں جلوہ نُما، کعبۃُ اللہ کا کعبہ وہ گھر ہوگیا

وہ حلیمہ کہ گھر جس کا تھا جھونپڑی، گود میں لیکے جب مصطفیٰ کو چلی
رشک کرنے لگے اُس پہ دونوں جہاں، اُس کا رُتبہ بلند اس قدر ہوگیا

ناتواں تھی سواری حلیمہ کی جو، بَن گئی آن میں برق رفتار وہ
صدقہء مصطفیٰ فاصلہ دور کا ، ایک ہی آن میں مختصر ہوگیا

آپ کا یا نبی فیض ہے بیکراں، آپ کے دم قدم سے ہیں روشن جہاں
آپ کے در پہ تعظیم سے جو جھکا، آسماں سے بھی اُونچا وہ سَر ہوگیا

آپ کی ذات ہے جلوۂ کبریا، چہرۂ والضحیٰ کی عجب ہے ضِیاء
کُفر کا چارسُو جو اندھیرا تھا وہ، آپ کے نُور سے منتشر ہو گیا

کیا کروں میں ثناء آپ کی یا نبی، اس قدر جانفزا ہے مہک آپ کی
ہو گئے ہیں معطر وہ سب راستے، آپ کا جس طرف سے گزر ہو گیا

لب پہ سائلؔ کے رہتا ہے نامِ نبی، یہ عنایت کرم ہے بفیضِ علی
اِس کے قلبِ سیہ کو مِلی روشنی، یُوں کرم آپ کا جلوہ گر ہو گیا

نعت شریف

بطرز: گیت آقا دے گایا کرتے دُکھ مُک جاون گے

بگڑی نُوں بناؤندیاں نیں سرکار دیاں یاداں
ہر غم نوں مٹاؤندیاں نیں سرکار دیاں یاداں

لجپال نبی سوہنا رحمت ہے دوعالم دی
ٹھنڈ سینے چہ پاؤندیاں نیں سرکار دیاں یاداں

دوزخ توں جے بچنا ایں پڑھ صلِّ علیٰ ہر دم
دوزخ توں بچاؤندیاں نیں سرکار دیاں یاداں

دِل صاف ہوجاندے نیں رُوح پاک ہوجاندی اے
اِنج کرم کماؤندیاں نیں سرکار دیاں یاداں

دُکھیاں نُوں شفا مِلدی خُوشیاں دی فضا مِلدی
دامن نوں سجاؤندیاں نیں سرکار دیاں یاداں

ہوجاندا اے رب راضی کر ذکر توں سوہنے دا
خُوش بخت بناؤندیاں نیں سرکار دیاں یاداں

سرکار دے عاشق دی سرکار دے سائل دی
قسمت نوں جگاؤندیاں نیں سرکار دیاں یاداں

نعت شریف

بطرز: ترا کھاواں میں تیرے گیت گاواں یارسول اللہ

عطا کیجئے مجھے اپنی محبت یارسول اللہ
کہ رہ جائے مرا ایماں سلامت یارسول اللہ

ترے تلووں کے دھووَن کی اگر اِک بُوند مِل جائے
تو پالوں آبِ کوثر کی مَیں نعمت یارسول اللہ

محبّت کی فضاؤں میں وفا کے لالہ زاروں میں
تری زُلفِ معطّر کی ہے نگہت یارسول اللہ

رُخِ بے پردہَ نُورِ ھدیٰ کا آپ ہیں پیکر
محبّت آپ کی جانِ عبادت یارسول اللہ

نہ حاصل ہو جسے تسکین کی نعمت زمانے میں
تمہیں اس غمزدہ دل کی ہو راحت یارسول اللہ

خدارا دامنِ دل کو سجا دینا عطاؤں سے
کشادہ آپ کا دستِ سخاوت یارسول اللہ

تمہارے در سے ملتی ہے شفا سارے زمانے کو
حزیں سائلؔ پہ بھی چشمِ عنایت یارسول اللہ

نعت شریف

بطرز: وچھوڑے دے میں صدمے روز جھلاں یارسول اللہ

زیارت واسطے ہر دم پکاراں یارسول اللہ
تُساں دے ناں توں مَیں جند جان واراں یارسول اللہ

تُساں دے اسمِ اعظم دی وِی جو تعظیم کردے نیں
اوہ بخشے جان لکھاں تے ہزاراں یارسول اللہ

کدی روضے تے سدّو تے مَیں آواں اِلتجا بَن کے
تے باقی زندگی اوتھے گذاراں یارسول اللہ

صبح شامی ملائک وِی دروداں آ کے پڑھدے نیں
ادب دے نال جُھک جاوَن قطاراں یارسول اللہ

ترے روضے دی جالی نُوں کدی چُم چُم نہ رجّاں مَیں
کدی اکھیاں کدی سینے نُوں ٹھاراں یارسول اللہ

جہنم توں بچا لینا ہے سائلؔ دی صدا آقا
ترے دستِ مُبارک وچ مہاراں یارسول اللہ

نعت شریف

بطرز: رحمت دی تصویر مدینہ

بَن منگتا مختار نبی دا
مِل جائے گا پیار نبی دا

سارے عالم وچہ سوہنہ رب دی
سب توں پیارا پیار نبی دا

اَوگن ہاراں دل گیراں تے
سایا ہے غم خوار نبی دا

خالق نوں جے راضی کرنا
بَن جانویں حُب دار نبی دا

رب دی رحمت برسے اوتھے
جتھے ذکر اذکار نبی دا

قَدْ جَآءَ کُم ، حکم سُنا کے
اِنج کیتا اظہار نبی دا

حشر دیہاڑے نوں جے بچنا
ناں کر اَج اِنکار نبی دا

رب جانے کی شان تے رُتبہ
نبیاں دے سردار نبی دا

جتھوں مِلن مُراداں سائلؔ
ہے بس اوہ دربار نبی دا

نعت شریف

بطرز: اے موت ٹھہر جا میں مدینے تے جالواں

ایسا حَسیں حبیب ہے ربِّ کریم کا
ثانی نہیں ہے کوئی بھی دُرِّ یتیم کا

آقائے دوجہان کی منزل ہے لامکاں
مَرجع مقامِ طُور تھا مُوسیٰ کلیم کا

عرشِ عظیم کہکشاں شمس و قمر نجوم
سب میں جمال ہے اِسی نُورِ قدیم کا

طیبہ میں جا کے دیکھ لو ملتا ہے روز و شب
بابِ عطا کُھلا ہُوا میرے رحیم کا

سِدرہ نشین آپ کی راہوں میں ہے پڑا
سَر خَم ہے اُن کے سامنے عرشِ عظیم کا

آئے جہاں میں آج تک لاکھوں فلاسفر
عقدہ مگر نہ حل ہوا احمد کی میم کا

بعد از خدا بزرگ ہیں آقائے نامدار
سائلؔ یہی ہے فیصلہ ذوقِ سلیم کا

نعت شریف

بطرز: خُدا فرمایا محبوبا زمانے سارے تیرے نے

خُدا دا فضل ہُندا اے جدوں آقا دی یاد آوے
کرم دا مِینہ برس دا اے کوئی محفل چوں نہ جاوے

محمد مصطفیٰ دے در تے بُجھدی پیاس اَکھیاں دی
جدوں روضے دی جالی دا نظارا سامنے آوے

محبّت پیار دے جذبے سوالی بَن کے جاندے نیں
مویں اس در تے ٹُر جاواں جے سوہنا کرم فرماوے

سدا زندہ رہوے آقا تمنّا آپ دے در دی
تُساں دی آل دا صدقہ مِرے دل نُوں وی چین آوے

میرے محبوب دی نُوری نظر سب منزلاں ویندی
عقیدت والڑا گھر بیٹھیاں فیضِ نبی پاوے

درود اُس رب دے ماہی تے ہمیشہ پڑھدا رَو سائلؔ
حبیبِ کبریا دا قُرب جے تینوں وی مِل جاوے

نعت شریف

بطرز: زمانے تے کوئی وی آیا نہ ہُندا

مدینے دے راہی نوں دُکھڑے سُناواں
مَیں سُتیاں نصیباں نوں کیویں جگاواں

جتھے ہر گھڑی رحمتاں دے نیں سائے
مدینے نوں جاواں مِرا دل وی چاہوے
حبیبِ خدا نوں میں کیویں مناواں
مدینے دے راہی نوں دُکھڑے سُناواں

مِری عرض جا کے سخی نوں سُناویں
تے درداں دی ساری کہانی بتاویں
مِرے دل وچوں اُٹھدیاں نے جو ہاواں
مدینے دے راہی نوں دُکھڑے سُناواں

خدا دی عطا ہے نبی دا خزانہ
سوالی اُنہاں دا ہے سارا زمانہ
تَدے میں اُمیداں دے دامن بچھاواں
مدینے دے راہی نوں دُکھڑے سُناواں

سُنیہڑا مدینے پُچا دے خُدارا
ایہہ پچھدا خطاکار سائلؔ وچارا
محبت دی دُنیا میں کیویں وَساواں
مدینے دے راہی نوں دُکھڑے سُناواں

نعت شریف

بطرز: چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے

مدینے دا والی محمد ﷺ پیارا
ضعیفاں ، یتیماں دے دل دا سہارا

رحیمی کریمی تے شفقت دا دریا
دوعالم دی رحمت تے بخشش دا مژدہ
ہے سطوت تے حشمت دا روشن ستارا
مدینے دا والی محمد ﷺ پیارا

خدا دی عنایت ہے شاہِ مدینہ
ہدایت دی شمع کرم دا خزینہ
مکاں لامکاں دا ہے عالی نظارا
مدینے دا والی محمد ﷺ پیارا

محمد دی مرضی ہے مرضی خُدا دی
کرے رِیس کیہڑا مِرے مصطفےٰ دی
ہے چن توڑ دیندا نبی دا اشارا
مدینے دا والی محمد ﷺ پیارا

نبی پاک دے در ادب نال جاویں
نگاہِ کرم لئی توں دامن بچھاویں
نبی دا گداگر زمانہ ہے سارا
مدینے دا والی محمد ﷺ پیارا

شفیع الوریٰ توں مَیں جند جان واراں
کدی وی نہ سائلؔ میں اُسنوں وساراں
جہدے فیض باجھوں نہ ہووے گذارا
مدینے دا والی محمد ﷺ پیارا

نعت شریف

بطرز: اللّٰھم صل علیٰ سیدنا ومولانا محمدٍ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وبارک وسلم

غم خوار نبی دے بُوہے تے اِنج اکھیاں عرض گزار دیاں
دلدارا کملی والڑیا مشتاق ترے دیدار دیاں
اللّٰھم صل علیٰ سیدنا ومولانا محمدٍ

سوہنے دیاں یاداں دا صدقہ ، اس دل دا گلشن مہکیا اے
پُھل کلیاں سارے ٹہک پئے پڑھ پڑھ نعتاں سرکار دیاں
اللّٰھم صل علیٰ سیدنا ومولانا محمدٍ

لجپالا کملی والڑیا ، مینوں شوق ترے فیضان دا اے
جے مِل جائے دھووَن قدماں دا چکھاں لذتاں عشق پیار دیاں
اللّٰھم صل علیٰ سیدنا ومولانا محمدٍ

تیرے فیض دے چرچے عرشاں تک تاہیوں عرشی جھک جھک آندے نے
ترے نُور دیاں رُشنائیاں نیں تھاں تھاں تے چمکاں مار دیاں
اللّٰھم صل علیٰ سیدنا ومولانا محمدٍ

اس کوجے کملے بے کس نوں اِکواری مُکھ دِکھلا تے سہی
غم خوارا سوہنیا محبوبا سُن عرضاں اِس دل زار دیاں
اللّٰھم صل علیٰ سیدنا ومولانا محمدٍ

کر سائلؔ ذکر محمد دا ہر مشکل پل وچ حل ہووے
اِس نام دا صدقہ رب مِلدا اس نام توں جندڑی وار دیاں
اللّٰھم صل علیٰ سیدنا ومولانا محمدٍ

نعت شریف

بطرز: کونین دے والی دا گھر بار بڑا سوہنا

غم خوار محمد ﷺ دی ہے ذات بڑی سوہنی
کونین دے والی دی ہر بات بڑی سوہنی

محبوب دیاں صفتاں قُرآن پیا دس دا
محبوب نبی دی اے ہر نعت بڑی سوہنی

سوہنے دیاں زُلفاں دی مہکار اَنوکھی اے
سوہنے توں جو مِلدی اے سوغات بڑی سوہنی

تشریف لیائے نیں جس رات نبی سَروَر
ہے ساریاں راتاں چوں اوہ رات بڑی سوہنی

عرشاں تے وی چرچے نیں فرشاں تے وی چرچے نیں
من ٹھار دی رحمت دی برسات بڑی سوہنی

ایہہ شان صحابہ نوں تاہیوں تے مِلی رب توں
پئی سبھناں تے سوہنے دی ہے جھات بڑی سوہنی

پنجتن دی محبّت ہی ایمانِ مکمل ہے
اِس گھر دی سخاوت ہے دن رات بڑی سوہنی

کیتا اِے کرم رب نے لِکھی نعت میں سوہنے دی
سائلؔ نُوں مِلی یارو خیرات بڑی سوہنی

نعت شریف

بطرز: مکاں توں لامکاں تیکر حکومت مصطفیٰ دی اے

نہ ہو عشقِ محمد تو بصیرت مِل نہیں سکتی
گُلِ اُلفت کو کھِلنے کی اجازت مِل نہیں سکتی

مِرے محبوب کا دامن نہیں ہے جس کے ہاتھوں میں
شفاعت کی اُسے ہرگز بشارت مِل نہیں سکتی

حبیبِ کبریا کے در کا جو سائل نہیں بنتا
کبھی عشقِ خُدا کی اُس کو دولت مِل نہیں سکتی

جمالِ مصطفیٰ کا جس کے آنگن میں نہیں جلوہ
اُسے اللہ کے ولیوں کی رفاقت مِل نہیں سکتی

غُلامانِ محمد کے سِوا ہرگز کسی کو بھی
کرامت مِل نہیں سکتی ولایت مِل نہیں سکتی

خُدا کے قُرب کے طالب ذرا سُن لے صدا میری
نہ ہو حُبِّ محمد تو یہ دولت مِل نہیں سکتی

نہ جب تک دل کو مہکائے رسولِ پاک کی اُلفت
سُخن کو حُسن کی رنگیں لطافت مِل نہیں سکتی

سکوں ملتا نہیں سائلؔ جسے آقا کی یادوں سے
پھرے وہ گر جہاں سارا تو راحت مِل نہیں سکتی

نعت شریف

بطرز: تُو شاہِ خُوباں تُو جانِ جاناں ہے چہرہ اُم الکتاب تیرا

مجھے بھی یارب دِکھا مدینہ مَیں شہرِ نُور و ضیاء کو دیکھوں
سُنہری جالی کے دیکھوں جلوے بہارِ جنّت فضا کو دیکھوں

جو سب کی بگڑی بنا رہے ہیں جو سب کو سینے لگا رہے ہیں
مَیں اُن کے بابِ کرم کو دیکھوں میں اُن کی دلکش ادا کو دیکھوں

نگاہِ لُطف و کرم خُدارا ، مِرے بھی آلام کا ہو چارا
کبھی تو چوکھٹ پہ آ کے تیری تِرے کرم کو عطا کو دیکھوں

مجھے بھی در پہ بُلائیں آقا مجھے بھی روضہ دکھائیں آقا
یہی ہے بس آرزو یہ میری کہ شہرِ جنّت نُما کو دیکھوں

اے جانِ عالم اے نُورِ ایماں سلام تُجھ پر اے شاہِ شاہاں
صدا ہے سائلؔ کی عاجزانہ مَیں تیرے حُسنِ ادا کو دیکھوں

نعت شریف

بطرز: سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ

دربارِ محمد پر سب کے دُکھ درد مٹائے جاتے ہیں
فیضان کے ہر سائل کے لیے بادل برسائے جاتے ہیں

وہ جانِ جہاں وہ شاہِ ھدا خالق نے کہا لَوْلَاکَ لَمَا
سخیوں کے سخی ہر بے کس کی بگڑی کو بنائے جاتے ہیں

کیا کہنا آپ کی رحمت کا سبحان اللہ سبحان اللہ
ہم جیسوں کی ہر مشکل وہ آسان بنائے جاتے ہیں

ہے کوثر اُن کے قبضہ میں ، میراث ہے اُن کی جنّت بھی
ہم تِشنہ لبوں کو وحدت کے وہ جام پلائے جاتے ہیں

ہو اپنا یا بیگانہ ہو سرکار کی سائلؔ عادت ہے
کملی میں چھپا کر منگتے کو سینے سے لگائے جاتے ہیں

نعت شریف

بطرز: جس دل وچ عشق محمد دا اُس دل وچ نُور آ جاندا اے

تیری یاد خدا دیا محبوبا سب اُجڑے دیس وساوَندی اے
ہر غم دے مارے بے کس نوں تسکین دے جام پلاوَندی اے

والفجر دے چہرے والڑیا تیرے نُور دے خُوب نظارے نیں
چن سُورج دی وِی رُشنائی ترے جلویاں توں شرماوَندی اے

ترے جلوے حق دے جلوے نیں ترا بولنا رب دا بولنا ایں
تری پاک زباں میرے محبوبا پڑھ پڑھ قُرآن سناوَندی اے

اکھیاں وچہ مستی بھر گئی اے سُن ذکر ترے دیداراں دا
تری دید دی حسرت محبوبا تن من دی ہوش بھلاوَندی اے

غم خوارا سوہنیا دلدارا ساڈے وَل وی جھات کرم دی پا
تری نظرِ کرم ہر عاصی دی بگڑی تقدیر بناوَندی اے

کی ہویا ساری خلقت جے دِیوانی تیری ہے شاہا
تینوں تے ذات خُدا دی وِی عرشاں توں پار بلاوَندی اے

تری یاد نوں سینے لالیا اے اَساں اُجڑیا دیس وَسالیا اے
تری ذات توں صدقے جاواں میں جیہڑی لگیاں توڑ نبھاوَندی اے

وَا رحمت دی جد چل دی اے ترے در توں عاصیاں وَل آقا
سُبحان اللہ سُبحان اللہ وچہ سینیاں دے ٹھنڈ پاوَندی اے

ترا خُلق دِلاں نوں موہ لیندا کملی دے ہیٹھ لکوہ لیندا
تری دید لئی مِرے محبوبا روح سائل دی کُرلاوَندی اے

نعت شریف

بطرز: اوسیاں بڑیاں نصیباں والیاں

مِٹھے مِٹھے بول سینہ ٹھار دے
یانبی جی آپ دی گُفتار دے

اَللہ والے ہوگئے اوہ خُوش نصیب
جیہڑے خادم نیں نبی مختار دے

ہر نویں ساعت خُدا دے فضل تھیں
شان وَدّھ دے جانوَدے سرکار دے

رب دے محبوب دی گفتار چوں
عشق دے دریا نیں ٹھاٹھاں مار دے

انبیاء تے سب فرشتے ، اولیاء
عاشق صادق نیں مِری سرکار دے

مسکراوَندے نیں جدوں آقا مِرے
عرش تک اَنوار چمکاں مار دے

چَن دو ٹکڑے فلک تے ہوگیا
حکم تھیں سوہنے نبی دِلدار دے

آپ دی جو دید سائلؔ پانوَدِے
آپ توں لکھ بار جندڑی وار دے

نعت شریف

بطرز: خسروی اچھی لگی نہ سروری اچھی لگی

شان ہے ہر اِک سے اعلیٰ احمدِ مختار کی
روشنی پھیلی ہے ہر سُو آپ کے انوار کی

انبیاء بھی اولیاء بھی اُن پہ ہیں سب ہی نثار
دل ربائی خوب سے ہے خوب تر دِلدار کی

اُن کے صدقے سے ہی انساں کو مِلا حُسنِ شعور
اُن کی رحمت سے ہے رنگینی مِرے اشعار کی

جھولیاں بھر بھر کے آتا ہے زمانہ رات دن
شان کیا ہو پُوچھتے محبوب کے دربار کی

کی زیارت جس کی خالق نے بُلا کر عرش پر
میری چشمِ نم بھی طالب اُس کے ہے دیدار کی

آپ کی خوشبو کے سائل ہیں چمن میں پھُول سب
ہر کلی طالب ہے آقا آپ کی مہکار کی

آپ کے لُطف و کرم سے آگیا مجھ کو قرار
ورنہ حالت غیر تھی اِس لا دوا بیمار کی

آپ کے جلووں نے عالَم میں اُجالا کر دیا
آپ کے دم سے ہے زینت گلشن و گلزار کی

دل منوّر ہورہے ہیں یا محمد مصطفیٰ
نُور افشانی ہے ایسی آپ کی گُفتار کی

مُجھ کو بھی حُبِّ الٰہی کی مِلے دلکش فضا
اِک نظر مُجھ پر جو پڑ جائے مِری سرکار کی

ہے "فلاتنھر" شہادت دے رہا قُرآن خود
آپ سُنتے ہیں صدا ہر بے کس و لاچار کی

آپ کے در کا ہوں سائلؔ یا حبیبِ کبریا
کھا رہا خیرات ہوں آقا مَیں تیرے پیار کی

نعت شریف

بطرز: گذر ہو جائے میرا بھی اگر طیبہ کی گلیوں میں

اِجازت ہو تو طیبہ میں دلِ پُرغم بھی آجائے
کرم کی بھیک لینے دیدۂ پُرنم بھی آجائے

اَماں اُس کو بھی مِلتی ہے کرم اُس پر بھی ہوتا ہے
درِ سرکارِ دوعالم پہ خواہ مُجرم بھی آجائے

حَسیں لمحات کتنے اور بھی ہوجائیں گے میرے
اگر کاشانۂ دل میں مِرا محرم بھی آجائے

لپٹ کر تیرے دیوانوں کے قدموں سے مدینے میں
مِرے آقا ترا یہ خادم و اَخدم بھی آجائے

صداؤں میں مِری ہوں اشک شامل یارسول اللہ
تیرے در پر مری آنکھوں کی اب شبنم بھی آجائے

بھٹکتا رہتا ہے طیبہ کی راہوں میں دلِ سائلؔ
نظر میں سبز گنبد کا حَسیں عالَم بھی آجائے

نعت شریف

بطرز: تاجدارِ حرم اے شہنشاہِ دیں تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

یاحبیبِ خُدا پُرخطاواں نوں وی دل کشا ذکرِ صلِّ علیٰ مِل گیا
آپ دے نام نُوں چُم دیاں چُم دیاں خاکساراں نُوں قُربِ خُدا مِل گیا

آرزو آپ دی زندگی عشق دی جستجو آپ دی بندگی عشق دی
عاشقاں صادقاں نوں زیارت لئی مصطفٰے ہے شفیعُ الورا مِل گیا

دو جہاناں چہ ایہو دُہائی پئی آگیا کملی والا اے رہبر نبی
ذرّے ذرّے نوں بس اِکّو معبود دا میرے آقا توں کامل پتہ مِل گیا

صورتِ مصطفٰے توں مَیں قُربان جاں لامکاں والے دا بے مثال اے مکاں
بے نشاں دا نشاں احمدِ مجتبیٰ آقائے دوجہاں دل رُبا مِل گیا

جس دی وردِ زباں ہووے صلِّ علیٰ یا نبی مصطفٰے یا شہِ دوسرا
تھوڑ سائلؔ بھلا اوہنوں کاہدی رہوے جنہوں عشقِ رسولِ خدا مِل گیا

منقبت شریف

بطرز: شہنشاہا حبیبا مدینے دیا خیر منگد اہاں میں تیرے دربار چوں

سوہنے حسنین دا جد میں چُم چُم کے ناں لاواں اکھیاں نوں سینہ وی ٹھر جانوَ دا
اوہنوں خُلدِ بریں دی اے مِلدی سَنَد جیہڑا پاکاں دے قدماں چہ مر جانوَ دا

اسمِ آلِ نبی دا وظیفہ کراں ، ہر گھڑی فیض لئی التجاواں کراں
یا حُسین و حسن جس گھڑی میں پڑھاں میرا دل نور دے نال بھر جانوَ دا

کملی والے محمد دے نُورِ نظر ، شیرِ یزداں تے زہرا دے لختِ جگر
جہدے ول وی کرم دی نظر پانوَ دے اوہ تے دوناں جہاناں چہ تر جانوَ دا

ایسا ہے سوہنے حسنین دا مرتبہ ، نُورِ حسنین ہے نُورِ خیرُ الورٰی
کہکشاں تے ستارے نیں ہندے فِدا صدقے اوہناں توں ہندا قمر جانوَ دا

ہے اوہ مومن جیہڑا آپ دا ہے گدا، اُس تے راضی نبی اُس تے راضی خُدا
عشق ہے جہدے سینے چہ حسنین دا اوہدا ظاہر تے باطن سُدھر جانوَ دا

آلِ احمد دی جس نوں محبت مِلی ہر مصیبت اوہدے سر توں سائلؔ ٹلی
اوہدے بختاں تے برسات ہے نُور دی اوہدے عملاں دا دامن نکھر جانوَ دا

منقبت شریف

بطرز: شہنشاہا حبیبا مدینے دیا خیر منگد اہاں میں تیرے دربار چوں

عشق دا جام پیتا اے صدّیق نیں کملی والے محمد دے دربار چوں
پُھل چُن دار یہا جیہڑے قر دے رہے سوہنے آقا تے مولا دی گفتار چوں

دل جگر جان سوہنے تے کر کے فِدا پہن لئی گودڑی بن نبی دا گدا
مہک اج تک وی آوندی اے رب دی قسم پیارے صدّیق دے پاک کردار چوں

ہر گھڑی مصطفیٰ دی زیارت کرے نین اُسدے ہمیشہ سی رہندے ٹھرے
بَن کے احمد دے دردی صدا بوبکر پا گیا فیض سوہنے دے افکار چوں

حکم کیتا جدوں سرورِ انبیاء مومنوں مال و زر لے کے آوَ ذرا
لے کے حاضر ہویا عشق دے نال سی سارا سامان اپنے اوہ گھر بار چوں

ویلے آخر دے فرمایا سی مصطفیٰ ہر کسے نوں مَیں دِتا اے بدلا چُکا
ماسوا میرے صدّیق محبوب توں جسنوں مِل سی جزا رب دے دربار چوں

جیہڑے عشقِ نبی وچہ فناہ ہوگئے، باصفا بارضا باخدا ہوگئے
رشک جنت وی جس تے ہے سائلؔ کرے پا گئے نیں جگہ اوس گلزار چوں

منقبت شریف

بطرز: بڑی اُمید ہے سرکار قدموں میں بلائیں گے

کرو اپنے گداواں تے کرم یا شاہِ جیلانی
سِیہ کاراں دا وی رکھیو بھرم محبوبِ سبحانی

تُساں دے فیض لئی بے تاب ہے کاسہ گدائی دا
دریچے نُور دے کھولو اَساں وَل غوثِ صمدانی

ترے حُسنِ منوّر دے تے چن تارے وی عاشق نیں
انوکھا حُسن ہے تیرا عجب رُخ دی اِے تابانی

مِرے ماہِ مُبیں صدقے مَیں جاواں تیری عظمت توں
توں نائب شاہِ خُوباں دا تری دو جگ تے سُلطانی

ہے کردی قُطب چوراں نوں تُساں دی جہات یا میراں
تدھے دُنیا چلی آوندی اِے بَن کے تیری دیوانی

مَیں سائلؔ پُرخطا سگ ہاں شہِ بغداد دے در دا
مِرے جذبے فقیرانہ ، مری فریاد مستانی

منقبت شریف

بطرز: محمد کے غلاموں کا کفن مَیلا نہیں ہوتا

خُدا کے گھر میں ہے تیری ولادت یا علی مولا
نہیں پائی کسی نے یہ سعادت یا علی مولا

فضائے کعبۃ اللہ نے لیا آغوش میں تُم کو
یہ کیسی ہے ترے پیکر کی عظمت یا علی مولا

شہنشاہِ دوعالم کا یہ فرمانِ مقدّس ہے
کہ دیدارِ علی بھی ہے عبادت یا علی مولا

تِری قوّت نے توڑا اس طرح سے بابِ خیبر کو
زمانہ آج تک ہے محوِ حیرت یا علی مولا

گلستانِ محمد کی بہارِ جاں فِزا تُو ہے
مُبارک ہو تُجھے یہ شان و شوکت یا علی مولا

سِوا تیرے دِیا کِس نے ہے شربت اپنے قاتل کو
نِرالی ہے تِری چشمِ سخاوت یا علی مولا

فصاحت میں بلاغت میں تِرا ثانی نہیں کوئی
تُو ہے منبعِ انوارِ ولایت یا علی مولا

ہے شہرِ علم و حکمت کا فقط اِک تُو ہی دروازہ
خوشا یہ عزّت و شوکت یہ نسبت یا علی مولا

سخی حسنین کا صدقہ کرم سائلؔ پہ فرمانا
مودّت کی مِلے اِس کو بھی دولت یا علی مولا

منقبت شریف

بطرز: دیوانے جووی منگدے نے شہِ ابرار دیندے نے

پیاء ھندُ الولی خواجہ مِری جھولی کو بھر دینا
کرم کی بارشیں ادنیٰ غلاموں پر بھی کر دینا

صدا ہے آپ کے در پر گداؤں بے نواؤں کی
اَدب کی منزلوں کا ہم کو بھی ذوقِ سفر دینا

ہمارے دل کے گوشوں میں اُجالا ہی اُجالا ہو
نگاہِ لُطف سے ایسا ہمیں روشن قمر دینا

نہ ہوں میں لائقِ قُربت نہ فُرقت ہی گوارا ہے
بفیضِ غوثِ اعظم مشکلیں آسان کر دینا

یہ آنکھیں آپ کے ہیں فیض کی سائلؔ مِرے خواجہ
اِنہیں خاکِ قدم کا سرمہء نُورِ بصر دینا

منقبت شریف

بطرز: کلیر والیا رنگ ساز اُجڑی رنگ مسکین دی

ساری دُنیا دیوانی ایں پیا فرید الدّین دی
میرا آقا پل وچ بھردا جھولی ہر مسکین دی

غوث قطب ابدال قلندر بَن پروانے آنوِدے
روشن ہے دربار تے ہر دم شمع نبی دے دین دی

اَیسے عجب نظارے دِسدے آپ دے پاک جمال چوں
اکھیاں تائیں لوڑ نہ رہندی ہور کِسے تسکین دی

صدقہ صابر پاک دا شاہا سُنیں مِری فریاد نُوں
دل وچہ میرے اُلفت بھر دے پیر معین الدین دی

مدد کرو اُس ویلے میری جس ویلے مَیں شان لِکھاں
غوث الاعظم شاہِ جیلاں شیخ محی الدین دی

دم دم چُماں نام ترے نوں درد ونڈاوَن والیا
مینوں وی ہُن جاچ سِکھا دے پھَٹ جگر دے سین دی

بابا گنج شکر دے در تے سائلؔ عرضاں کردا رَو
ایس دوارے لذّت وکھری جام عشق دا پین دی

نعت شریف

بطرز: سید نے کربلا میں وعدے نبھا دیئے ہیں

نُورِ نبی سے روشن کون و مکاں ہوئے ہیں
پیدا نبی کی خاطر دونوں جہاں ہوئے ہیں

کتنا بڑا ہے اِحساں ذاتِ خدا کا ہم پر
محبوب اُس کے ہم پر سایہ گُناں ہوئے ہیں

محبوب کی ہے محفل عُشّاقِ جانِ عالَم
وقتِ درُود اُن پر سب ہم زباں ہوئے ہیں

جلوے جو تھے مچلتے سرِّ نہاں کی صورت
رُوئے نبی کی صورت وہ سب عیاں ہوئے ہیں

اتنا عطا کیا ہے محبوب کو خُدا نے
سائل بھی اُن کے در کے شاہِ جہاں ہوئے ہیں

اُن پر سلام سارے ہیں شان والے مُرسل
مانندِ شاہِ خُوباں لیکن کہاں ہوئے ہیں

رحمت ہیں وہ خُدا کی قرآن بھی ہے شاہد
وہ بے بصر ہیں بے شک جو بدگماں ہوئے ہیں

دربارِ مصطفےٰ کے ذرّوں کو دیکھ سائلؔ
نُورِ محمّدی سے سب ضَوفشاں ہوئے ہیں

یا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حصہ سوم

حمد باری تعالیٰ

بطرز: میرے نبی پیارے نبی ہے مرتبہ بالا تیرا

لُطف و کرم کے بادشہ تُجھ سا کوئی غنی نہیں
عرض و نیاز و عجز کا مُجھ کو شعور ہی نہیں

تیری ثناء سے مست ہیں کون و مکاں کی گردشیں
تیرے حضور یا خدا کس کی جبیں جُھکی نہیں

اہلِ زمیں بھی ہیں فِدا اہلِ فلک بھی ہیں نثار
تیرے جمال کی بَھلا شمّع کہاں جلی نہیں

تُو ہے غنی مِرے خُدا دونوں جہاں تِرے گدا
تیری رضا سے بالیقیں نعمت کوئی بڑی نہیں

تیرا ولی حسیں ، شجاع ، اُس کو نہ حُزن ہے نہ خوف
ظالم کے روبرو کبھی اس کی زباں دَبی نہیں

سائلؔ کو بھی تُو بخش دے ، صدقہ نبی کریم کا
رحمت تِری ہے بے بہا تیرے یہاں کمی نہیں

نعت شریف

بطرز: اللھم صلی علیٰ سیدنا ومولانا محمد وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وبارک وسلم

محبوب دے نُور اُجالے دی سب خلقت ہی متوالی اے
محبوب دا کلمہ پڑھ دے ہاں جس دن تو ہوش سنبھالی اے

اکھیاں دے اگے رہندی اے تصویر مبارک روضے دی
سونہہ رب دی مینوں انج لگدا جیویں قسمت جاگن والی اے

لکھ وار دُرود سلام پڑھاں غاراں وچہ رووَن والے تے
لجپال نبی اِس اُمت دی جا عرشاں تے لجپالی اے

حقدار شفاعت دا بن جا تک روضہ کملی والے دا
مختار نبی دے روضے دی عظمت تے شان جمالی اے

وحدت دے جام طہوری دی دن رات سخاوت جاری اے
بَن قاسم فیض لٹاؤندا اے جہدے مونڈھے کملی کالی اے

سرکار محمد عربی دی کی سائلؔ شان بیان کرے
محبوب دی عظمت رب جانے جہدا جبرائیل سوالی اے

نعت شریف

بطرز: میں تیرے ناں دیاں دیواں صداواں یارسول اللہ

ادب سے بارگاہِ ناز میں دیوانہ آتا ہے
تری شمعِ محبت پر ترا پروانہ آتا ہے

ترے دیدار کی جس کو طلب روزِ ازل سے ہے
ترے قدموں میں اُس کو ذوق سے جُھک جانا آتا ہے

جب اُن کی یاد میں آنسو رواں ہوتے ہیں آنکھوں سے
نبی کی رحمتوں کا جوش میں پیمانہ آتا ہے

یہی پہچان ہے محبوب کے در کے گداؤں کی
اِنہیں دل کو نبی کی یاد سے تڑپانا آتا ہے

وہ جس نے تیری صورت میں ہے دیکھا جلوۂ یزداں
ترے در پر فِدا ہونے کو بے تابانہ آتا ہے

صحابی حضرتِ سلمان کی مَیں شان کے صدقے
جسے آقا کو پانے کے لیے بِک جانا آتا ہے

ہے سیرت شمعِ عرفاں ہے چہرہ آپ کا قُرآں
نظر عاشق کو ہی یہ جلوۂ جانانہ آتا ہے

نبی کے عاشقوں پر ہوں خُدا کی رحمتیں لاکھوں
حیاتِ جاودانی کو اِنہیں ہی پانا آتا ہے

خُداوندِ دوعالم کی رضا کا راز جو سمجھا
اُسے سائلؔ درِ سرکار پہ مِٹ جانا آتا ہے

نعت شریف

بطرز: شہنشاہا حبیبا مدینے دیا

میرے ساہواں چہ وسدی اے یادِ نبی مینوں قُربِ خُدا دی فضا مِل گئی
مینوں بادِ صبا پئی مبارک دَوے تیرے درداں دی تینوں دَوا مِل گئی

آپ دے فیض دا ذرّہ ذرّہ گدا آپ دے فیض دی نہ کوئی انتہا
پُھلّاں کلیاں تے جنّت دے باغاں نوں وی دامنِ مصطفیٰ دی ہَوا مِل گئی

اِک ترا در ہے بابِ عطا سوہنیا تیرے درتوں ہے مِلدا خُدا سوہنیا
اِیسے در تو بلال عاشقِ زار نوں لذّتِ عشق سی بے بہا مِل گئی

غوثاں قُطباں تے ولیاں نوں رُتبے مِلے تیرا دستِ سخا سب دی جھولی بھرے
تیرے در دے گداتوں مَیں قُربان جاں جنہوں فیضِ نبی دی عطا مِل گئی

چرچا ازلاں توں سائلؔ ہے سرکار دا سوہنے دلدار دی پاک گفتار دا
شاہِ عالم دے دربار، دُربار چوں عاشقاں صادقاں نوں بقا مِل گئی

نعت شریف

بطرز: میں مدت سے اس آس پر جی رہی ہوں

مدینے دی بستی دکھا کملی والے
نگاہواں دی دُنیا بسا کملی والے

قلندر تے ابدال و مجذوب و سالک
ترے در دے سارے گدا کملی والے

مِرے ہجر دی رات نوں چانن دے
ذرا مُکھ توں پردہ اُٹھا کملی والے

تُساں نُوں خدا نے ہے قاسم بنایا
کرم دی عطا کر عطا کملی والے

تری ذاتِ والا ھدایت دی شمع
دوعالم نوں بخشے ضیاء کملی والے

غریباں گنہ گاراں تے بے کساں نوں
ہے کافی ترا آسرا کملی والے

جے چاہندا اے کوئی محبت خدا دی
بنے پہلے تیرا گدا کملی والے

محبت دا مینوں وی قطرہ عطا کر
بنامِ علی مُرتضیٰ کملی والے

شفاعت کرو عاصیاں دی خُدارا
ہے سائلؔ دی ایہو صدا کملی والے

نعت شریف

بطرز: نوری محفل پہ چادر تنی نور کی نور پھیلا ہوا آج کی رات ہے

شہنشاہِ عالم حبیبِ خُدا کی محبت کو دل میں بسا کر تو دیکھو
ہدایت کی تم کو بھی نعمت ملے گی یہ دل اُن کی جانب جُھکا کر تو دیکھو

دُعائے نبی سے مصیبت ہے ٹلتی نبی کی شفاعت سے جنّت ملے گی
غموں کی کہانی ذرا چشمِ نم سے مرے دل رُبا کو سُنا کر تو دیکھو

کہاں ڈھونڈتے ہو سخاوت کا پیکر کہاں دربدر ٹھوکریں کھا رہے ہو
حبیبِ خدا سے محبت کرو تم پھر ان کی سخا آزما کر تو دیکھو

اگر تم کو چاہت ہے نُور و ضیاء کی، طلب ہے اگر تم کو راہِ ھُدیٰ کی
وہ شمس الضحیٰ ہیں وہ نُورُ الھُدیٰ ہیں نگاہِ تمنّا اُٹھا کر تو دیکھو

جہاں کے سبھی بے کسو بے نواؤ نہ دُنیا کے شاہوں کے در پر صدا دو
مُرادیں ملیں گی درِ مصطفےٰ سے، یہاں دامنِ دل بچھا کر تو دیکھو

دو عالم کی رحمت حبیبِ خُدا ہیں، درود و سلام ان پہ سائلؔ پڑھو تم
نگاہِ کرم سے نوازیں گے آقا اُمیدوں کی شمع جلا کر تو دیکھو

نعت شریف

بطرز: آ گئے آ گئے مصطفٰے آ گئے

چوم کر سرورِ انبیاء کے قدم عرشِ اعظم کے دل کو قرار آ گیا
حُور و غِلمان قُدسی لگے جُھومنے تاجداروں کا جب تاجدار آ گیا

فرش تا عرش رَستے سنوارے گئے، لامکاں پہ ہیں محبوب پیارے گئے
بزمِ عالم نکھرنے سنورنے لگی کیف و مستی کو بھی تھا خُمار آ گیا

انبیاء نے کہا مرحبا مرحبا ، یا نبی مصطفٰے یاحبیبِ خُدا
سارے مِل کر یہ کہنے لگے برملا آج محبوبِ پروردگار آ گیا

اے رسولِ خُدا سرورِ انبیاء کس قدر ہے بڑا مرتبہ آپ کا
مَیں نے جب بھی کتابِ مُبیں کو پڑھا آپ کا تذکرہ بار بار آ گیا

آپ کو قابَ قوسین قُربت مِلی وصلِ ربِ دوعالم کی نعمت مِلی
آپ کی ہر ادا پہ اَے ختمِ رُسُل خالقِ دوجہاں کو ہے پیار آ گیا

سب جہاں کے ہیں رہبر نبی مصطفٰے مالکِ مُلکِ حق سرورِ انبیاء
اُس کا سائلؔ مُرادوں سے دامن بھرا آپ کے در پہ جو خاکسار آ گیا

نعت شریف

بطرز: محمد کے غلاموں کا کفن مَیلا نہیں ہوتا

خلوصِ دل سے جو محبوبِ حق کو یاد کرتے ہیں
وہی قُربِ الٰہی سے دِلوں کو شاد کرتے ہیں

محمد مصطفٰے کے نام پر جو مِٹنے والے ہیں
وہ جنّت کے گلستانوں میں گھر آباد کرتے ہیں

نبی کا آستانہ بے سہاروں کا سہارا ہے
ضعیفوں کی مِرے آقا سدا اِمداد کرتے ہیں

رسولِ پاک کی رحمت سے جو دامن نہیں بھرتے
وہ کِتنے بے خبر ہیں زندگی برباد کرتے ہیں

ہمارے قلب و جاں اُن پہ تصدّق کیوں نہ ہوں سائلؔ
جو ہر لحظہ مصیبت سے ہمیں آزاد کرتے ہیں

نعت شریف

بطرز: لم یات نظیرک فی نظر مثلِ تو نہ شُد پیدا جانا

آقائے دوجہاں سُن لیں میری صدا آپ کے در کا ادنیٰ سوالی ہوں مَیں
میری بگڑی بنا دو شہِ دوسَرا آپ کے در کا ادنیٰ سوالی ہوں مَیں

آپ کے در سے ہے سب کی بگڑی بنی ، یا نبی یا نبی یا نبی یا نبی
بھر دو جھولی مِری سیّد الانبیاء آپ کے در کا ادنیٰ سوالی ہوں مَیں

مَیں گنہگار ہوں مَیں خطا کار ہوں ، آپ کے فیض کا میں طلبگار ہوں
دے دو دامن کی مجھ کو بھی ٹھنڈی ہَوا آپ کے در کا ادنیٰ سوالی ہوں مَیں

آپ جیسا کوئی دل میں آتا نہیں ، دل کی دُنیا کو کوئی بساتا نہیں
ہو کرم کی نظر یا حبیبِ خُدا آپ کے در کا ادنیٰ سوالی ہوں مَیں

آپ کا مَیں تو سائلؔ ہوں عابد نہیں ، مَیں تو شب زندہ داروں سا زاہد نہیں
مَیں شفاعت عنایت کی ہوں اِلتجاء آپ کے در کا ادنیٰ سوالی ہوں مَیں

نعت شریف

بطرز: تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام

والیِ دوجہاں سرورِ انبیاء مصطفےٰ کملی والا مدینے میں ہے
لامکاں پہ ہے جس کو بُلایا گیا مصطفےٰ کملی والا مدینے میں ہے

تاجدارِ حرم رحمتِ دوجہاں ، شمعِ توحید انوار کا آسماں
جس کے جلوؤں کی تابانیاں دلکشا مصطفےٰ کملی والا مدینے میں ہے

اُنکے خُلقِ معظّم کی کیا بات ہے ، ربِ اقدس نے جنکی پڑھی نعت ہے
مہکتی جس سے فردوس کی ہے فضا مصطفےٰ کملی والا مدینے میں ہے

جن کا دُنیا میں کوئی سہارا نہ ہو ، جن کی بگڑی بنانے کا چارہ نہ ہو
اُن کے غم کا مداوا شہِ دوسرا مصطفےٰ کملی والا مدینے میں ہے

فیض لینے کا سائلؔ قرینہ تو ہو دل کی بستی میں شاہِ مدینہ تو ہو
جسکی فُرقت میں تڑپا ہے عرشِ خُدا مصطفےٰ کملی والا مدینے میں ہے

نعت شریف

بطرز: حضور آپ آئے تو دل جگمگائے

اَے جانِ دوعالم دِلِ پُرخطا کی صدائے پریشاں سُنیں اب خُدارا
فقیروں کے داتا، غریبوں کے ہمدم ہے کافی ہمیں آپ ہی کا دوارا

مِری بے کسی کا ہے غمگیں فسانہ، سِوا آپ کے نہ سُنے یہ زمانہ
اَے غمخوارِ عالم مجھے اَب سنبھالو مِری بے بسی نے تمہیں ہے پکارا

ترستا رہا ہوں میں جامِ وفا کو مدینہ کی پیاری سُہانی فضا کو
جو تھے اہل اِسکے وہ سیراب ہیں سب مَیں نااہل ہوں بھیک دے دو خُدارا

نگاہِ کرم ہو قلوبِ سِیہ پر، عجب ہے ہماری محبّت کا عالم
کہ لفظِ محبّت زباں کی ہے زینت مگر اِس سے واقف نہیں دل ہمارا

اَے شاہِ دوعالم اَے نُورِ یگانہ، اے بحرِ محبّت اے جلوۂ یزداں
اَے شاہِ رسولاں، اَے محبوبِ سُبحاں کبھی خواب میں آپ کا ہو نظارا

ترا حُسن ہے حُسنِ قُدرت کا مظہر، تری نکہتوں میں سَدا تازگی ہے
مہک تیری زُلفوں کی ہے ہر چمن میں، ترا نُور ہے چار سُو آشکارا

محبّت ہے محبوب کی سب سے اعلیٰ ہے ذات اُن کی مومن کی جاں سے بھی اَولیٰ
یہ ربِّ دوعالم کا ہے خاص اِحساں نہیں دُور ہم سے محمّد ہمارا

صَدا ہے یہ سائلؔ کی اَے جانِ جاناں شفاعت کے عالی مراتب کے سُلطاں
خُدا سے مجھے بخشوانا خُدارا، کہیں حشر میں نہ پھِروں مارا مارا

نعت شریف

بطرز: میرا حسین باغِ نبوت کا پھول ہے

عرشِ بریں کے تاج وَر آقا حضور ﷺ ہیں
شمس و قمر کے نُور کا منبع حضور ﷺ ہیں

بھرتے ہیں آپ جھولیاں ہر خاص و عام کی
جُود و سخا کا بے کراں دریا حضور ﷺ ہیں

مقصودِ کائنات ہیں محبوبِ کبریا
تخلیقِ نُورِ اوّلیں آقا حضور ﷺ ہیں

دِیدار جس کو ہوگیا بولا وہ بَرملا
ذاتِ خدا کے نُور کا جلوہ حضور ﷺ ہیں

سائلؔ کو کیوں نہ ناز ہو اپنے نصیب پر
دونوں جہاں میں اِس کے جو مَولا حضور ﷺ ہیں

نعت شریف

بطرز: خدا کے فضل سے ہم پر ہے سایا غوثِ اعظم کا

کلیدِ گنجِ یزدانی محبّت ہے محمد ﷺ کی
حیاتِ نَو عطا کرنا سخاوت ہے محمد ﷺ کی

کہاں پھرتا ہے سرگشتہ جہالت کے اندھیروں میں
ہدایت کی جو شمع ہے وہ سیرت ہے محمد ﷺ کی

رموزِ عشق ، اسرارِ محبّت ، وصل کی نعمت
جسے چاہیں عطا کردیں یہ شفقت ہے محمد ﷺ کی

خُدا نے آپ کو کونین کا والی بنایا ہے
یہ شانِ بے مثالی ہے یہ عزّت ہے محمد ﷺ کی

شناسائی ہمیں حاصل ہوئی معبودِ یکتا کی
یہ نعمت کس نے دی ہم کو عنایت ہے محمد ﷺ کی

ثنائے مصطفٰے سے وُسعتِ افلاک عاجز ہے
خُدا کی ذات کو معلوم عظمت ہے محمد ﷺ کی

یہ ارشادِ خداوندی ہے قُرآنِ مقدّس میں
حقیقت میں مِری طاعت اطاعت ہے محمد ﷺ کی

سلامی کی سعادت کو ملائک بھی ترستے ہیں
خُدا کو کس قدر محبوب شوکت ہے محمد ﷺ کی

شہِ والا کی رحمت سے کبھی مایوس نہ ہونا
کرم کرنا سِیہ کاروں پہ عادت ہے محمد ﷺ کی

مَیں عاصی ہوں بجا لیکن گدا ہوں کملی والے کا
کہی ہے نعت جو مَیں نے یہ رحمت ہے محمد ﷺ کی

ندائے ذات یوں آئے گی سائلؔ روزِ محشر کو
گنہ گارو تمہیں کافی شفاعت ہے محمد ﷺ کی

نعت شریف

بطرز: سرور کہوں کہ مالک و مولا کہوں تجھے

عشقِ رسولِ پاک وہ حبلُ المتین ہے
وابستہ جس کے ساتھ ہر مومن کا دین ہے

عرشِ عظیم آپ کی عظمت پہ ہے فِدا
شَیدا مِرے حضور پہ روح الامین ہے

جتنے بھی ہیں جہاں مِرے ربِّ عظیم کے
اُن سب کا بادشہ مِرا ماہِ مُبین ہے

مُجھ کو نبی کی نعت سے ذوقِ سُخن مِلا
اُن کا کرم سَدا مِرے دل کے قرین ہے

رنج و الم سے بالیقیں مِل جاتی ہے پناہ
ذکرِ رسولِ پاک وہ حِصنِ حصین ہے

اُن کے کرم کی آرزو ہے بندگی مری
اُن کی گلی میں دل مرا گوشہ نشین ہے

حُسنِ ازل کے عکس سے ہیں آسماں حسین
روشن نبی کے نُور سے رُوئے زمین ہے

دُشمن بھی جس کے صدق و اَمانت کے تھے گواہ
اُن سا کہاں جہان میں صادق امین ہے

کتنی ہے دل نشین یہ تفسیرِ عارفاں
ختمِ رُسُل کی پیروی خاصہَ دین ہے

قرآن اُن کی ذات کے صدقے سے ہے مِلا
جس میں حصولِ دولتِ حقُّ الیقین ہے

سائلؔ ہیں اس کے ، شکم پر پتھر بندھے ہوئے
دونوں جہاں کی سلطنت جس کے نگین ہے

نعت شریف

بطرز: تاجدارِ حرم ہو نگاہ کرم ہم غریبوں کے دن بھی سنور جائیں گے۔

جھوم کر سب پڑھو مِل کے صلِّ علیٰ رحمتِ کبریا ہم پہ چھا جائے گی
صدقہء مصطفٰے عاصیو عاجزو ہم فقیروں کے دامن سجا جائے گی

عُمر بھر تشنہ لب جو رہی آرزو ، تھام لے ہاتھ میں اپنے جام و سُبو
والیِ دو جہاں کے کرم کی گھٹا تشنگی دل جلوں کی بجھا جائے گی

جَل اُٹھے جن کے دل میں وفا کے دِیئے خاک ہو کر جو سُوئے مدینہ چلے
چوم لیں گے وہ روضے کی جب جالیاں اُن کے سینوں میں ٹھنڈک سما جائے گی

ہو گئے جو فناہ آپ کی یاد میں ، غوطہ زَن جو ہوئے بحرِ فریاد میں
آقائے دو جہاں کی عطا و ضیاء اُن کی دُنیا کو جنّت بنا جائے گی

میری سرکار پر جو فِدا ہو گئے صدق دل سے جو اُن کے گدا ہو گئے
اُن کے غنچۂ دل کی حَسیں جستجو بالیقیں آپ کا فیض پا جائے گی

دامنِ دل کو سائل تو سُلجھا تو لے، آپ کی یاد سے دِل کو تڑپا تو لے
آستانِ نبی کی ہوا جانفزا تم کو جامِ کرم بھی پلا جائے گی

نعت شریف

بطرز: سرِ محفل کرم اِتنا میری سرکار ہو جائے

فقیرِ بے نوا ہوں یا نبی جی رحم فرمانا
مداوا ہے غمِ دِل کا ترا فیضِ کریمانہ

مجھے اِس نفسِ اتارہ نے ہے برباد کر ڈالا
سنوَر دینا مری قسمت صدا ہے یہ فقیرانہ

پیاء مخدوم صابر کا شہِ بغداد کا صدقہ
عنایت ہو مجھے سرکار کی اُلفت کا پیمانہ

کبھی تشریف لے آئیں مِرے کاشانۂ دل میں
کرم کی بارشوں سے میرے گھر میں نُور برسانا

خطا کارِ زمانہ ہوں شہا پھر بھی تمنّا ہے
نگاہوں کے دریچوں سے مِرے دل میں اُتر جانا

تمہارے لطف کی نعمت عطا ہو یا حبیبَ اللہ
تجھی کے فیض سے آباد ہوگا دل کا وِیرانہ

تری عظمت کے آگے دم بخود ہیں ادنیٰ و اعلیٰ
تری شوکت کے آگے سرنگوں ہے شانِ شاہانہ

حدیثِ پاک شاہد ہے مِرے حُسنِ عقیدت کی
محمد کی جو صورت ہے خدا کا ہے وہ آئینہ

وجودِ خاک سے یہ رُوحِ سائلؔ جب نکل جائے
تو میّت پہ مِری آقا نگاہِ لُطف فرمانا

نعت شریف

بطرز: دل میں عشقِ نبی کی ہو ایسی لگن

احمدِ مجتبیٰ یا حبیبِ خُدا آپ کا سارے عالم میں فیضان ہے
یا حَبیبی اَغِثْنی بنامِ علی یہ سِیہ کار عاصی پریشان ہے

سرورِ انبیاء یا شہِ دوسرا ، درسِ توحید ہے آپ کی ہر ادا
جس بھی ذرّۂ خاکی پہ ڈالی نظر وہ ہی رشکِ قمر مہرِ تابان ہے

اِس خطاکار عاصی کی ہے التجا، اپنے قدموں میں مُجھ کو بُلا لو شہا
مَیں شفاعت کا سہرا سجا دیکھ لُوں میرے دل میں سُہانا سا ارمان ہے

میرے دامن میں عصیاں کا سَیلاب ہے قلب میرا ندامت سے ہے سرنگوں
مصطفائی کا صدقہ مجھے تھام لو جُرم وعصیاں سے بندہ پشیمان ہے

ہر گھڑی ہے عطا میری سرکار کی ، نہ ملے گی مثال ایسے غم خوار کی
اُن کی نظرِ شفاعت پہ قُربان مَیں سب کی بخشش کا سائلؔ جو سامان ہے

نعت شریف

بطرز: مل گئے مصطفیٰ اور کیا چاہیے

آج دُولہا بنا ہے ہمارا نبی ﷺ
کسقدر دِلربا ہے ہمارا نبی ﷺ

خالقِ دوجہاں آج ہے منتظر
کیا کہوں کِسقدر کِسقدر کِسقدر
حُسن کی انتہاء ہے ہمارا نبی ﷺ
آج دُولہا بنا ہے ہمارا نبی ﷺ

سُوئے اقصیٰ چلا بادشاہِ زمن
آفتابِ دوعالم بہارِ چمن
نُورِ حق کی ضیاء ہے ہمارا نبی ﷺ
آج دُولہا بنا ہے ہمارا نبی ﷺ

حُسن کی بزم کے تاجدارِ حسیں
عشق کی انجمن کا وقارِ حَسیں
بحرِ جود و سخا ہے ہمارا نبی ﷺ
آج دُولہا بنا ہے ہمارا نبی ﷺ

عرش والوں کو کیف و سرور آگیا
جب نِگاہوں میں حُسنِ حضور آگیا
سرورِ انبیاء ہے ہمارا نبی ﷺ
آج دُولہا بنا ہے ہمارا نبی ﷺ

کملی والا جو ہم پر مہربان ہے
ربِ عالم کا سائلؔ یہ احسان ہے
رحمتِ دوسَرا ہے ہمارا نبی ﷺ
آج دُولہا بنا ہے ہمارا نبی ﷺ

نعت شریف

بطرز: مولای صلی وسلم دائماً ابداً

رحمتوں کا در کُھلا محبوب ﷺ کی یادوں کے ساتھ
جَل اُٹھی شمعِ وفا محبوب ﷺ کی یادوں کے ساتھ

ہر گھڑی ہے بھیجتا ربِّ عُلا اُن پر دُرود
عرش بھی ہے جھومتا محبوب ﷺ کی یادوں کے ساتھ

میرے آقا پر ملائک بھی ہیں پڑھتے سب دُرود
راضی ہوتا ہے خدا محبوب ﷺ کی یادوں کے ساتھ

عاشقانِ مصطفٰے ہی زندۂ جاوید ہیں
جو مِلا اِن کو مِلا محبوب ﷺ کی یادوں کے ساتھ

ہم اِلٰہ العالمیں کی ذات سے تھے بے خبر
ہوگئے ہیں آشنا محبوب ﷺ کی یادوں کے ساتھ

دل میں نقشہ کھینچ کر محبوب کے دربار کا
جھومتے ہیں سب گدا محبوب ﷺ کی یادوں کے ساتھ

آپ کے فیضان سے سَیراب ہیں سب انبیاء
مرتبہ اُن کا بڑھا محبوب ﷺ کی یادوں کے ساتھ

ذکر کر سائلؔ خدا کا یاد کر محبوب کو
ہے عبادت کا مزا محبوب ﷺ کی یادوں کے ساتھ

نعت شریف

بطرز: یہ سب تمہارا کرم ہے آقا

بَنا جو عرشِ بریں کی زینت سکوں فزا ہے وہ نام تیرا
نبیءِ رحمت اے شاہِ خُوباں ہے سب سے اُونچا مقام تیرا

بہارِ ذوقِ سلیم تم ہو ، بنائے سوزِ کلیم تم ہو
دیئے وفا کے جلا رہا ہے شہِ دوعالم پیام تیرا

حبیبِ داوَر اے جانِ جاناں کرم تمہارا ہے بے کرانہ
نہ ہو گا رُسوا کسی بھی ساعت شفیعِ محشر غُلام تیرا

تمہاری طاعت سُرورِ جاں ہے خُدا کی قُربت کی کہکشاں ہے
جہاں کو جنّت بنا رہا ہے حضورِ والا نظام تیرا

رکوع و سجدہ میں تُو نے اُمّت ، کے واسطے ہی بہائے آنسو
سبھی کی بگڑی بنا گیا ہے تمام شب کا قیام تیرا

سخا کے دریا بہائے تُو نے ، نصیب سوئے جگائے تُو نے
کِیا ہے روزِ ازل سے جاری خُدا نے فیضانِ عام تیرا

متاعِ سوزِ سخن عطا ہو ، دل و نظر کے حجاب اُٹھا دو
بچھا کے دامن صدا ہے دیتا یہ سائلؔ ادنیٰ غلام تیرا

نعت شریف

بطرز: مفلسِ زندگی اب نہ سمجھے کوئی

یا حبیبِ خدا سرورِ انبیاء ساڈی محفل چہ آوَن کدوں ہون گے
اُکھاں بادِ صبا توں سَدا پچھدیاں سانوں آقا دے درشن کدوں ہون گے

سارے عالم چہ مشہور تیرا کرم، ہے ترے نام تھیں عاصیاں دا بھرم
دل دی نگری دے اندر شفیع الوریٰ آساں پگیاں دے چانن کدوں ہون گے

میرے سوہنے نبی صدقہ حسنین دا، رحمتاں شفقتاں دی کرو اِک نگہ
تیرے جُودو کرم نال بھرپور سب پُر خطاواں دے دامن کدوں ہون گے

اَے شہِ دوسَرا کہن منگتے ترے، تیرے درتوں نہ کوئی وی خالی پھرے
ساڈیاں آرزوآں دے آقا ہرے سبز وشاداب گلشن کدوں ہون گے

جس طرف آپ دی اِک نظر اُٹھ گئی، آپ دے حُسن دی روشنی ہوگئی
خالی ویہڑے دِلاں دے نیں بن آپ دے حُسن ایہہ آباد آنگن کدوں ہون گے

ساڈے سُتے مقدر جگا سوہنیا، تیرے سائل دی ہے ایہہ صدا سوہنیا
یا نبی خوبصورت تے دردآشنا ساڈے ظاہر تے باطن کدوں ہون گے

نعت شریف

بطرز: میری عُمر مدینے دے رُتبیاں دی تصویر بناؤندیاں گذر گئی

آقا دا نُورِ مکرّم تے اَزلاں توں چمکاں مار دا اے
جبریل وی تلیاں چُم دا اے ایہہ شان مری سرکار دا اے

جد آپ دا نُور ظہور ہویا، سب عالم نُور و نُور ہویا
سب کُفر ہنیرا دُور ہویا کیا نُور شہِ ابرار دا اے

بخشش دا فیض لٹاوَن لئی مینہہ رحمت دا برساوَن لئی
اُمت دی گل بناوَن لئی، در کُھلا رب دے یار دا اے

مَیں پیار دے موتی چُگ چُگ کے سوہنے دیاں نعتاں لکھناں ہاں
ایہہ رحمت ہے رب سوہنے دی ایہہ فیض نبی مختار دا اے

نہ مان کرے کوئی عملاں تے ، نہ ناز کرے کوئی عِلماں تے
بَس عشق محمد عربی دا دوجگ وچہ بیڑے تار دا اے

ایہہ در ہے رب دے مظہر دا ، جو مالک زم زم کوثر دا
اوہ بھر کے جھولی جاندا اے ، جو سائلؔ اِس دربار دا اے

نعت شریف

بطرز: مکاں توں لامکاں تیکر حکومت مصطفیٰ دی اے

ہے جنّت کی سَند تیری غُلامی یارسول اللہ
قرارِ جاں ترا اسمِ گرامی یارسول اللہ

ملائک بااَدب شام و سحر ہیں حاضری دیتے
اَدا کرتے ہوئے فرضِ سلامی یارسول اللہ

خُدا کے نُور کا مخزن اَلَم نَشْرَح حسیں سینہ
منزّہ آپ کی ہے خُوش کلامی یارسول اللہ

میرے عشق و محبّت کی وہاں پر کیا حقیقت ہے
تڑپتے ہوں جہاں رُومی و جامی یارسول اللہ

نگاہیں منتظر ہیں عاجزانہ آرزو لے کر
کہ کب آئے عنایت کا پیامی یارسول اللہ

خدارا آپ کے در سے مجھے خیرات مِل جائے
تمنّا ہے یہ سائلؔ کی دوامی یارسول اللہ

نعت شریف

بطرز! کرم کی اِک نظر ہم پر خدارا یارسول اللہ

خدا نے ہے کیا تُجھ کو مکرّم یارسول اللہ
سیادت ہے تری سب پر مُسلّم یارسول اللہ

زیارت چہرۂ انور کی جو اِک بار ہوجائے
سیاہی دُور ہو دِل کی مٹیں غم یارسول اللہ

زمین و آسمانوں میں جدھر عُشاق نے دیکھا
تمہاری ذات کو دیکھا مُعظّم یارسول اللہ

مِلی ہیں رفعتیں مُجھ کو شہِ ابرار کا صدقہ
صدائیں عرش کی ہیں یہ دما دم یارسول اللہ

حبیب اللہ کا اعزاز بخشا حق تعالیٰ نے
دِلِ عاشق تری دہلیز پہ خم یارسول اللہ

ملائک اور مومن ذوق سے آکر ترے در پر
درودِ پاک پڑھتے ہیں یہ باہم یارسول اللہ

اِشارہ میری جانب بھی اُنگشتِ نُور سے کردیں
تو حاصل ہو شفا مُجھ کو اُسی دم یارسول اللہ

گلستانِ عقیدت میں بہاروں پر بہار آئے
ملے جو روضۂ انور کی شبنم یارسول اللہ

میں اِک بھٹکا ہوا راہی طلبگارِ ہدایت ہوں
تمہی دینِ خُدا کے ہو مُعلّم یارسول اللہ

مِری حالت سنور جائے سخی سجّاد کا صدقہ
سوالی بن کے آیا ہے یہ اَخدم یارسول اللہ

ترے جب سنگِ در کو چوم لوں میں یا حبیب اللہ
اُسی لمحہ نکل جائے مِرا دم یارسول اللہ

شفاعت کا سوالی ہوں میں دوزخ سے ہراساں ہوں
ہو جنت آپ کے در سے فراہم یارسول اللہ

سوائے عاجزی کے اور میرے پاس ہی کیا ہے
میں گزری زندگانی پہ ہوں نادم یارسول اللہ

تِری ذاتِ مکرّم کی حقیقت کو خدا جانے
تِری تعظیم عالم پہ ہے لازم یارسول اللہ

پناہ گاہِ گنہگاراں مِری سرکار کا در ہے
یہاں رحمت برستی ہے چھما چھم یارسول اللہ

نگاہیں آپ کی لبریز ہیں الطاف سے ہر دم
جہاں کے آپ ہیں بس شافع اعظم یارسول اللہ

پکارا دُشمنوں نے ہے تُجھے صادق امیں کہہ کر
تِرا بے مثل ہے خُلقِ معظم یارسول اللہ

حبیبِ کبریا شاہِ زمانہ رحمتِ عالم
ہو سارے انبیاء کے آپ خاتم یارسول اللہ

زمانے کو دیا ہے درس اخلاق و محبّت کا
ہوئے نہ اپنی خاطر آپ برہم یارسول اللہ

تمہاری نعت ہے لب پر تمہاری یاد ہے دل میں
بفیضِ نعت غم میرے بھی ہوں کم یارسول اللہ

شفیعِ عرصۂ محشر حبیبِ ربِ دوعالم
بھکاری آپ کے در کا ہے عالم یارسول اللہ

ضعیف اِنسان ہوں شیطان نے گُمراہ کیا مُجھ کو
میں ظالم ہوں میں جاہل ہوں ترحّم یارسول اللہ

یہ سائل کی صدائیں ہیں یہ سائل کی دُعائیں ہیں
محبّت سے مِری آنکھیں بھی ہوں نم یارسول اللہ

نعت شریف

بطرز: لو مدینے کی تجلی سے

جو گدا آپ کے دربار پہ آئے ہوئے ہیں
اپنی بخشش کا وہ سامان بنائے ہوئے ہیں

سیّدِ والا چمن زارِ جہاں کے مالک
رشکِ فردوس مدینہ کو بنائے ہوئے ہیں

نُورِ اوّل ہیں جو تخلیق میں اللہ کے نبی
رُخ پہ انوار کا ہالہ وہ سجائے ہوئے ہیں

میرے آقا سا حَسیں آنکھ نے دیکھا ہی نہیں
سارے عالم کو وہ دِیوانہ بنائے ہوئے ہیں

مِل گیا آپ کی یادوں سے مرے دل کو سکوں
اُن کے الطاف تو لولاک پہ چھائے ہوئے ہیں

اَے جہنّم نہ ڈرا آگ سے اپنی تُو ہمیں
اب تو غم خوار نبی ہاتھ اُٹھائے ہوئے ہیں

ہم تو سائلؔ ہیں سدا آپ کی رحمت کے فقیر
اُن کے دربار پہ دامن کو بچھائے ہوئے ہیں

شان پاک جناب سیدنا حضرت عبداللہ علیہ السلام

بطرز: خُدا کی عظمتیں کیا ہیں

جہاں کا مرکز و محور مِرے دل جان عبداللہ
محمد مصطفٰے کے والدِ ذیشان عبداللہ

ازل سے نُورِ احمد کے امانت دار ذی حشمت
خُدا کے نُور کا جلوہ ، خدا کی شان عبداللہ

سخاوت میں شجاعت میں مثالی شان ہے اُن کی
خُدا کی سب خُدائی میں ہیں عالی شان عبداللہ

وہ جس کا جسمِ اطہر قبر میں ہے آج بھی زندہ
مِرے ایقان کی عظمت مِرے سلطان عبداللہ

تری عظمت جہاں والوں کو یوں دِکھلائی اللہ نے
ہوئے سَو اُونٹ صدقہ میں ترے قُربان عبداللہ

شہِ خُوباں کی خُوشبو کا بدن تیرا بَنا مَسکن
ہے جنّت کی مہک تُجھ پر سَدا قُربان عبداللہ

مِرے آقا یہ سائلؔ تیرے در کا ادنیٰ سائل ہے
ہے اِس کو آس تیرے لُطف کی ہر آن عبداللہ

منقبت شریف

بطرز: صلی علیٰ نبینا صلی علیٰ محمد

صدّیق تیرے ہاتھ میں عشقِ نبی کا جام ہے
وصلِ حبیب میں ترِی شام و سحر تمام ہے

عشقِ نبی سے آگہی تیرا نصیب بَن گئی
صدق و یقین کا بھی تُو دل کش مہِ تمام ہے

آقائے نامدار کی قُربت کو تم نے پالیا
کیسا حَسیں ہے در ترا کیسی ضیائے بام ہے

اہلِ فُغاں کی حسرتیں در سے ترے لپٹ گئیں
اہلِ وفا کا کارواں دم دم ترا غُلام ہے

ختمِ رُسل کی یاد سے کامل ہے تیری بندگی
دل میں تڑپ، حضور کی لب پہ نبی کا نام ہے

تیرے لباس کی مَلک سُنّت کریں ادا تمام
عرشِ عظیم پر ترا کیسا یہ احترام ہے

سائلؔ اِنہیں کے لُطف کے ہم بھی اُمیّد وار ہیں
اِن کی نوازشات کا ہر سُو ہی فیضِ عام ہے

منقبت شریف

بطرز: تُو شمع رسالت ہے عالم تیرا پروانہ

اِک دین دی عظمت لئی شبیر پیارے نیں
ہر چیز فِدا کیتی زہرا دے دُلارے نیں

ایہہ کون خبر دیوے صغراں نوں مدینے وچ
اصغر دے تے گل وِچوں چُھٹے خون فوارے نیں

تقدیر وی کہندی اے محشر تک نئیں بُھلنے
کربل وچ بیبیاں نیں جو وقت گزارے نیں

تک نور دے سب چہرے اِنج چشمِ فلک بولی
اَج خاک تے پئے رُلدے قُرآن دے پارے نیں

زہرا دیاں لعلاں نیں کُنبے دا لہو دے کے
توحید دے پُھلاں دے سب رنگ نکھارے نیں

حیدر دے قمر دَسیا احمد دا نواسہ ہاں
کج فہمو ذرا سوچو کیوں تیر اُلارے نیں

اَج روندیاں نیں سائلؔ محبوب دیاں اکھیاں
سَر چائے جو سیّد نیں ایہہ دُکھڑے ای بھارے نیں

منقبت شریف

بطرز: جب حُسن تھا اُن کا جلوہ نُما سرکار کا عالم کیا ہوگا

حیدر دے دُلارے کربل وچ آ عشق نماز ادا کیتی
جُیئوں رب نال وعدے کیتے سَن اِنج پیر شبیر وفا کیتی

نانے دے دین دی عظمت لئی گھر بار لُٹایا سیّد نیں
چڑھ نیزے تے وی خالق دی زہرا دے لعل ثناء کیتی

شبیر توں صدقے ہوون لئی سب جن فرشتے حاضر سَن
سب اِذن جناب توں منگدے سی جس طرف حضور نگاہ کیتی

رکھ ثابت قائم یا مولا صابر سلطان پیارے نوں
زینب نے اپنے وِیر لئی وچ سجدے رو کے دُعا کیتی

کیوں پانی دے اِک گھٹ بدلے کیتی موذیاں بارش تیراں دی
کوئی ظالم ایہہ گل دَس دانئیں اصغر نے کی اے خطا کیتی

دل ٹکڑے ہو گئے حوراں دے لو سورج دی وِی گھٹ گئی سی
جَد نال حسین یزیدیاں نیں کربل وچ ایڈ جفا کیتی

چل سائل سیّد دے در تے اوتھے دوزخ دا ڈر نئیں رہندا
شبیّر نوں ہے رب جنّتاں دی سرداری خاص عطا کیتی

منقبت شریف

بطرز: خدا کے فضل سے ہم پر ہے سایا غوثِ اعظم کا

کرم کی اِک نظر ہم پر شہِ بغداد ہوجائے
دلِ غافل خُدا کی یاد سے آباد ہوجائے

حبیبِ کبریا کے عشق کی پھیلے مہک ایسی
غم و آلام میں ڈُوبا ہوا دل ، شاد ہوجائے

شہنشاہِ ولایت غوثِ اعظم شاہِ جیلانی
فقیروں بے نواؤں کی بھی کچھ اِمداد ہوجائے

پلا دینا ہمیں آقا شرابِ عشق کے ساغر
سہانی سی ہماری بھی کوئی رُوداد ہوجائے

خُدارا ساتھ لے جانا ہمیں محبوب کے در پر
کہ دوزخ سے ہمارا کارواں آزاد ہوجائے

وہی دل گھر خدا کا ہے وہی آباد ہے سینہ
مکیں جس میں شہِ جیلاں تمہاری یاد ہوجائے

میّسر ہو اِسے صدق و یقیں عرفان کی دولت
اگر مقبول سائلؔ کی شہا فریاد ہوجائے

منقبت شریف

بطرز: بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدجیٰ بجمالہٖ

مرے خواجہ مجھ پہ کرم کرو تیرے ہاتھ میں مری لاج ہے
ترے صدقے جاؤں مرے پیاء ترا دلبرانہ ، مزاج ہے

مرے شیخ والا کا عُرس ہے ، تبھی عاشقوں کا ہجوم ہے
بَنا آج دولھائے چشتیاں مرا خواجہ جی مہاراج ہے

سبھی اہلِ دل ہیں ترے گدا ، ترے حُسن کی ہے عجب ضیاء
یہ کرامتوں کا بِلا شُبہ سو ہے سَر پہ تورے ہی تاج ہے

مرے آڑے آئی جو بے بسی ، مرا رکھا خواجہ نے ہے بھرم
مَیں ہوں ذکرِ خواجہ میں دم بدم ، مجھے اور نہ کوئی کاج ہے

ترے پیار کی ہی صدا ہوں مَیں ، مَیں ترے کرم کی پُکار ہوں
مجھے پیار کا ایک جام دے یہی التجاء مری آج ہے

مِرے خواجہ اے میرے دلربا تیرے در سے ہے یہ پتہ چلا
تُو ہے شمعِ دینِ رسول کی ترا نام ہی مِرا تاج ہے

جو بھی تیری نظروں میں آگیا ، وہی اپنے آپ کو پا گیا
بنے در کے سائل ہیں اولیاء ، تُو نے کیسا ڈالا رِواج ہے

نذرانہء عقیدت بحضور سیدی مخدوم کلیری رضی اللہ عنہ

بطرز: رفتہ رفتہ وہ میری ہستی کا ساماں ہو گئے

فیض گاہِ مصطفےٰ ہے آستانِ صابری
دِل کُشا و جانفزا ہے آستانِ صابری

یہ رسولِ پاک کے ہے دین کا پیارا چمن
اِس لیے یہ دل رُبا ہے آستانِ صابری

چاند تارے فیض لینے کے لیے بے تاب ہیں
کِسقدر یہ پُرضیا ہے آستانِ صابری

اُن کے در کی خاکِ والا عاشقوں کا نُور ہے
حُسن کی یہ انتہاء ہے آستانِ صابری

یاں پہ ملتی ہے حیاتِ جاودانی کی شراب
ساقیِ نُورِ ھُدا ہے آستانِ صابری

حضرتِ مولا علی کا چاند ہے صابر پیا
بے کسوں کا آسرا ہے آستانِ صابری

ہے فرید الدّین بابا کا یہ چشمہء کرم
خُوب ہی گنجِ سخا ہے آستانِ صابری

جلوہَ غوث الوریٰ ہے پیرِ صابر کی ضیاء
مرکزِ مہر و وفا ہے آستانِ صابری

بے نواوَ غم کے مارو بے سہارو بے کسو
ہم غریبوں کی پناہ ہے آستانِ صابری

یہ خداوندِ دوعالم کی ہے سائلؔ جلوہ گاہ
رحمتِ ربّ عُلا ہے آستانِ صابری